علم غیب

CamScanner

عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ ۔ دوسری میں ہے: لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ مفاتح اور مقالید دونوں کے معنی ہیں کنجیاں اور اگر مفاتح کا اول و آخر حرف یعنی م ح لو۔ اور مقالید کا اول و آخر حرف یعنی م، د لو۔ تو بنتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس سے سمجھ میں آتا ہے کہ ذات رسول اللہ ہی ظہور عالم کی کنجی ہے لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام جیسے ہیں ویسا کوئی نہیں جانتا۔ حقیقت محمدیہ کو رب ہی جانے مفاتح جمع اس لیے بولا کہ آپ کی ہر ادا رحمت الٰہی کی کنجی ہے آپ کا نور عالم کی کنجی کُلُّ الْخَلْقِ مِنْ نُوْرِیْ قیامت میں آپ کا سجدہ شفاعت کی کنجی ہے جنت میں آپ کا نام ہر نعمت کی کنجی اور جنت میں آپ کا جانا سب کے لیے جنت کے کھلنے کی کنجی ہے۔ دیکھو ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن۔

نکتہ: اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اب یہ سوال ہے کہ اس کنجی سے کسی کے لیے دروازہ غیب کھولا بھی گیا یا نہیں؟ یا کسی کو کوئی کنجی دی گئی یا نہیں؟ اس کا جواب قرآن و حدیث سے پوچھو قرآن فرماتا ہے: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح:۱) ہم نے آپ کے لیے ظاہر طور پر کھول دیا۔ کیا کھول دیا؟ اس کی تفسیر تو جیہیں ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن میں دیکھو۔ قفل اور کنجی میں وہ ہی چیز رکھی جاتی ہے۔ جو کھول کر نکالنی ہو اور جسے نکالنا نہ ہو وہ زمین میں دفن کر دی جاتی ہے۔ پتہ لگا کہ غیب کسی کو دینا تھا اس لیے کنجی بھی بھیجی۔

حدیث میں ہے: اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو کنجی دی بھی گئی آپ کے لیے فتح باب بھی ہوا۔

(۴) قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ (النمل:۶۵) — تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔

اس آیت کے بھی مفسرین نے دو مطلب بیان فرمائے غیب ذاتی کو کوئی نہیں جانتا۔ کلی غیب کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر الصاوی جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ بِلَا دَلِیْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِیْمٍ اَوْ جَمِیْعَ الْغَیْبِ — اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہی آیت:

وَالْغَیْبُ مَا لَمْ یَقُمْ عَلَیْهِ دَلِیْلٌ ۟ وَلَا اَطْلَعَ عَلَیْهِ مَخْلُوْقٌ — غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ وَمَا مِنْ غَآىٕبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (النمل:۷۵) جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی:

مَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ اللّٰهُ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِهٖ — آیت لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنی ہیں۔

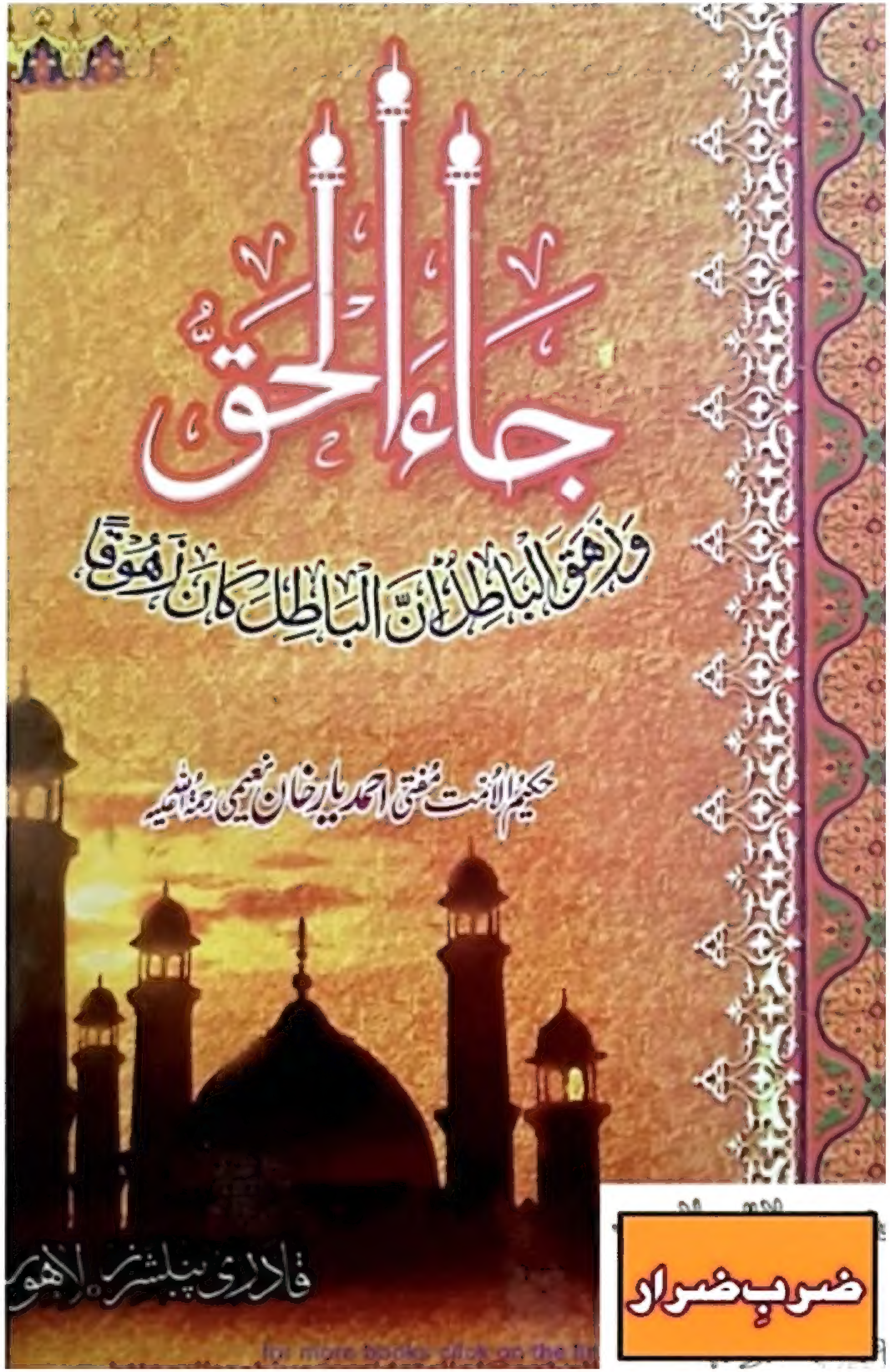

CamScanner

از غیوب خاصہ خود می فرمائد۔ (تفسیر خازن یہی آیت) إِلَّا مَنْ يَصْطَفِيهِ لِرِسَالَتِهِ وَنُبُوَّتِهِ فَيُظْهِرُهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنَ الْغَيْبِ حَتَّى يَسْتَدِلَّ عَلَى نُبُوَّتِهِ بِمَا يُخْبِرُ بِهِ مِنَ الْمُغَيَّبَاتِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لَهُ

(روح البیان یہی آیت) قَالَ ابْنُ الشَّيْخِ اَنَّهُ تَعَالٰى لَا يُطْلِعُ عَلَى الْغَيْبِ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ تَعَالٰى عِلْمُهُ اِلَّا لِمُرْتَضَى الَّذِي يَكُوْنُ رَسُوْلًا وَمَا لَا يَخْتَصُّ بِهِ يُطْلِعُ عَلَيْهِ غَيْرَ الرَّسُوْلِ.

ابن شیخ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی۔

(۱۶) فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى. (النجم:۱۰)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مدارج النبوۃ جلد اول وصل رویۃ الٰہی میں ہے:

فَاَوْحٰى الآیۃ بتمام علوم ومعارف وحقائق وبشارات واشارات، اخبار وآثار وکرامات و کمالات در احیطہ این ابہام داخل است وہمہ را شامل وکثرت وعظمت اوست کہ مبہم آورد وبیان نہ کرد اشارات بآنکہ جز علم علام الغیوب ورسول محبوب بہ آں محیط نتواند شد مگر آں چہ آں حضرت بیان کردہ۔

معراج میں رب نے حضور علیہ السلام پر جو سارے علوم اور معرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں وکمالات وحی فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں ان کی زیادتی اور عظمت ہی کی وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب تعالیٰ، اور محبوب علیہ السلام کے کوئی نہیں احاطہ کر سکتا۔ ہاں جس قدر حضور نے بیان فرمایا وہ معلوم ہے۔

اس آیت اور عبارت سے معلوم ہوا کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو وہ وہ علوم عطا ہوئے۔ جن کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آسکتے ہیں ماکان ومایکون تو صرف بیان کے لیے ہے۔ ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ کی عطا ہوئی۔

(۱۷) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ (التکویر:۲۴)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب ہو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیتے ہوں۔

(معالم التنزیل یہی آیت) يَقُوْلُ اِنَّهُ يَاْتِيْهِ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا عَلَى الْغَيْبِ وَخَبَرِ السَّمَاءِ وَمَا اُطْلِعَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْقَصَصِ بِضَنِيْنٍ اَيْ بِبَخِيْلٍ

حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں وقصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں

جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جاوے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے۔ مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب، حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں۔ لوح محفوظ میں سارے مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے۔ قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر روایات سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا، از عرش تا فرش آپ کو دکھلا دیے گئے۔ اگر کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں دیکھو۔ یہی تحقیق اور جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرما دیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا   کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں۔ غرضکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱) اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔ اس میں محبوب علیہ السلام کو اور ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں۔ ایک تو زمانہ وحی کے ابتدا میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے، اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی

marfat.com

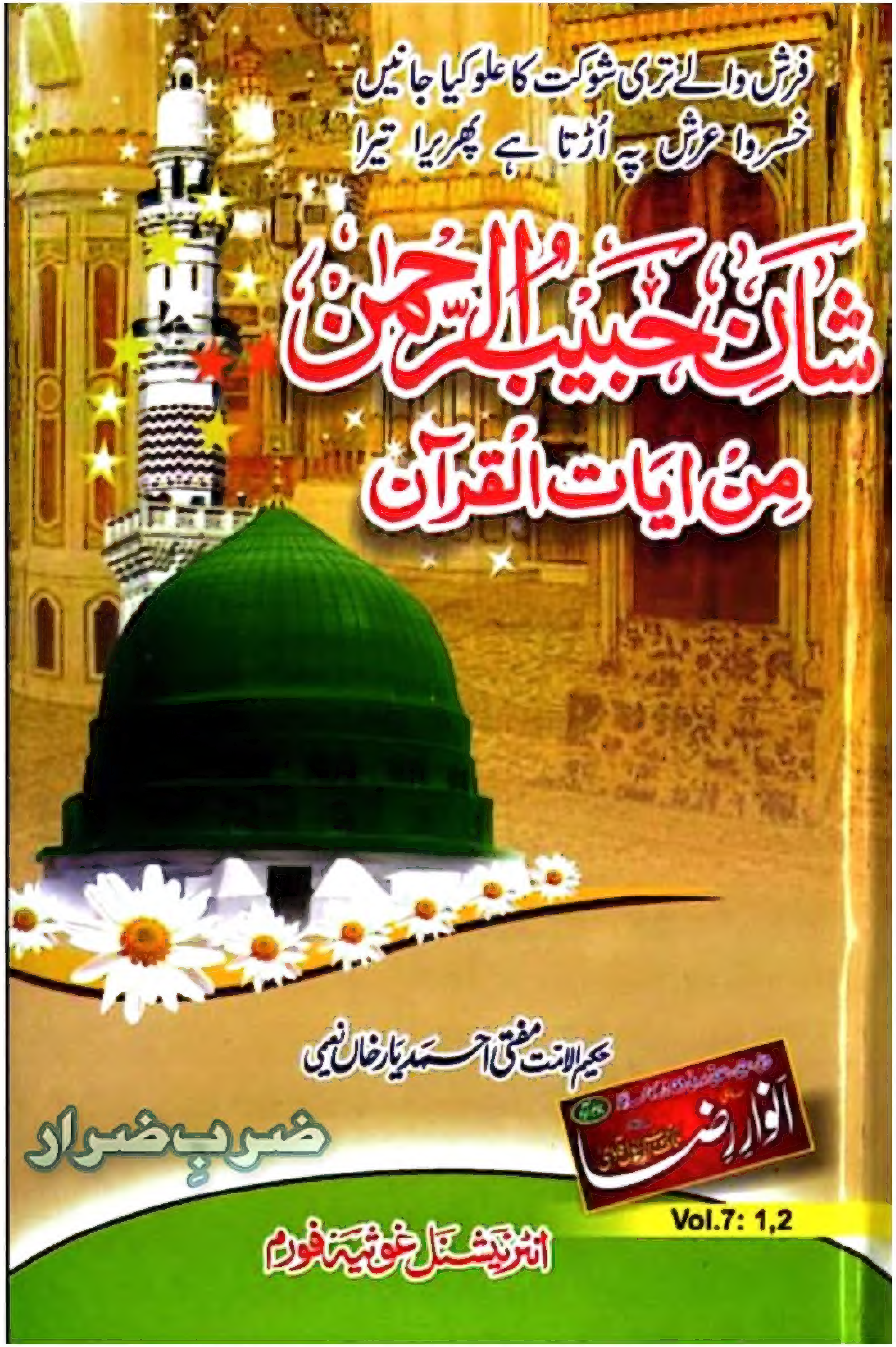

CamScanner

تفسیر مدارک للنسفی اُردو

مدارکُ التنزیل وحقائق التاویل

جلد دوم

از پارہ 11 - تا - 20

تالیف:

ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی

(ت ۷۱۰ ھ)

حققہ وخرج احادیثہ
یوسف علی بدیوی

اجعۃ وقدم لہ
محی الدین دیب مستو

مترجم
استاذ التفسیر والحدیث مولانا شمس الدین مدظلہ

فقہ حنفی کی مشہور تفسیر کا مستند اردو ترجمہ جس میں الفاظ قرآنی کی لغوی و شرعی تشریح کی گئی ہے۔ ہر آیت کے بارے میں قراء کرام کے اقوال عربی ضرب الامثال کا ذکر۔ ملحدین کے اعتراضات کے جوابات اور احکام قرآنی کا فقہی استنباط اور متقدمین کے اقوال سے استدلال ہے۔

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph:37211788 - 37231788

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمینوں میں جو بھی چیزیں موجود ہیں ان میں سے کوئی بھی غیب کو نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور یہ لوگ علم نہیں رکھتے

اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫

کہ کب زندہ کئے جائیں گے، بلکہ بات یہ ہے کہ آخرت کے بارے میں ان کا علم نیست و نابود ہو گیا، بلکہ یہ لوگ اس کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں،

٥ ع ٨ ۱

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

بلکہ یہ اس کی طرف سے اندھے ہیں،

۶۵: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (آپ کہہ دیں آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے کوئی غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے نہیں جانتا)۔ نحو: مَنْ يَعْلَمُ کا فاعل ہے۔ الغیب مفعول ہے۔ اللّٰہ یہ مَنْ سے بدل ہے۔ الغیب۔ ھو مالم یقم علیہ دلیل اطلع علیہ مخلوق۔ وہ جس کے ثبوت پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور نہ اس کی اطلاع مخلوق کو ہو۔ مطلب یہ ہے۔ لا یعلم احدٌ الغیب الا اللہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب کو نہیں جانتا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بلند و بالا ہے۔ کہ وہ ان میں سے ہو جو آسمان و زمین میں ہیں۔ لیکن بنی تمیم کی لغت کے مطابق آیا ہے۔ کہ مستثنیٰ منقطع کو متصل کی جگہ لاتے ہیں اور مستثنیٰ منقطع میں نصب و بدل کو جائز قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ متصل میں ہوتا ہے اور وہ بولتے ہیں۔

مالی الدار احدٌ الاحمار۔

فرمان عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

جس کا یہ گمان ہو کہ وہ کل کی بات جانتا ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔

ایک قول یہ ہے:

یہ آیت ان مشرکین کے متعلق اتری جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا۔

وَمَا يَشْعُرُوْنَ (اور وہ نہیں جانتے)۔ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ کہ (ان کو کب اٹھایا جائے گا)۔

۶۶: بَلِ ادّٰرَكَ (بلکہ پورا ہو گیا)۔ قراءت: ادرک مکی، بصری، یزید و مفضل نے پڑھا ہے۔ اس کا معنی پورا ہوا اور مکمل ہوا لیا ہے اس صورت میں ادرکت الفاکھۃ سے لیا گیا ہے یعنی پک کر تیار ہو گیا۔ اعشٰی نے ہل ادرک بروزن افتعل پڑھا ہے۔ دیگر قراء نے بل ادارک پڑھا جس کا معنی انحکم اور اس کی اصل تدارک ہے۔ تاء کو دال میں ادغام کیا گیا اور الف وصل کو بڑھا دیا تا کہ پڑھ سکیں۔ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ (ان کا علم آخرت کے متعلق)۔ آخرت اور اس کے متعلقہ چیزوں کے متعلق۔ مطلب یہ ہے کہ

SHEIKH ABDUL QADIR JILANI RH KA AQEEDA ILM E GAIB PAR

قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی (وما ادراک) آیا ہے تو اس (میں بیان کردہ بات) کا علم آپ کو دے دیا گیا ہے اور جہاں کہیں (وما یدریک) آیا ہے تو اس (میں بیان کردہ بات) سے آپ کو آگاہ و مطلع نہیں کیا گیا جیسے قرآن میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ قیامت قریب ہو تو قیامت کا وقوع کا علم آپ کو نہیں دیا گیا

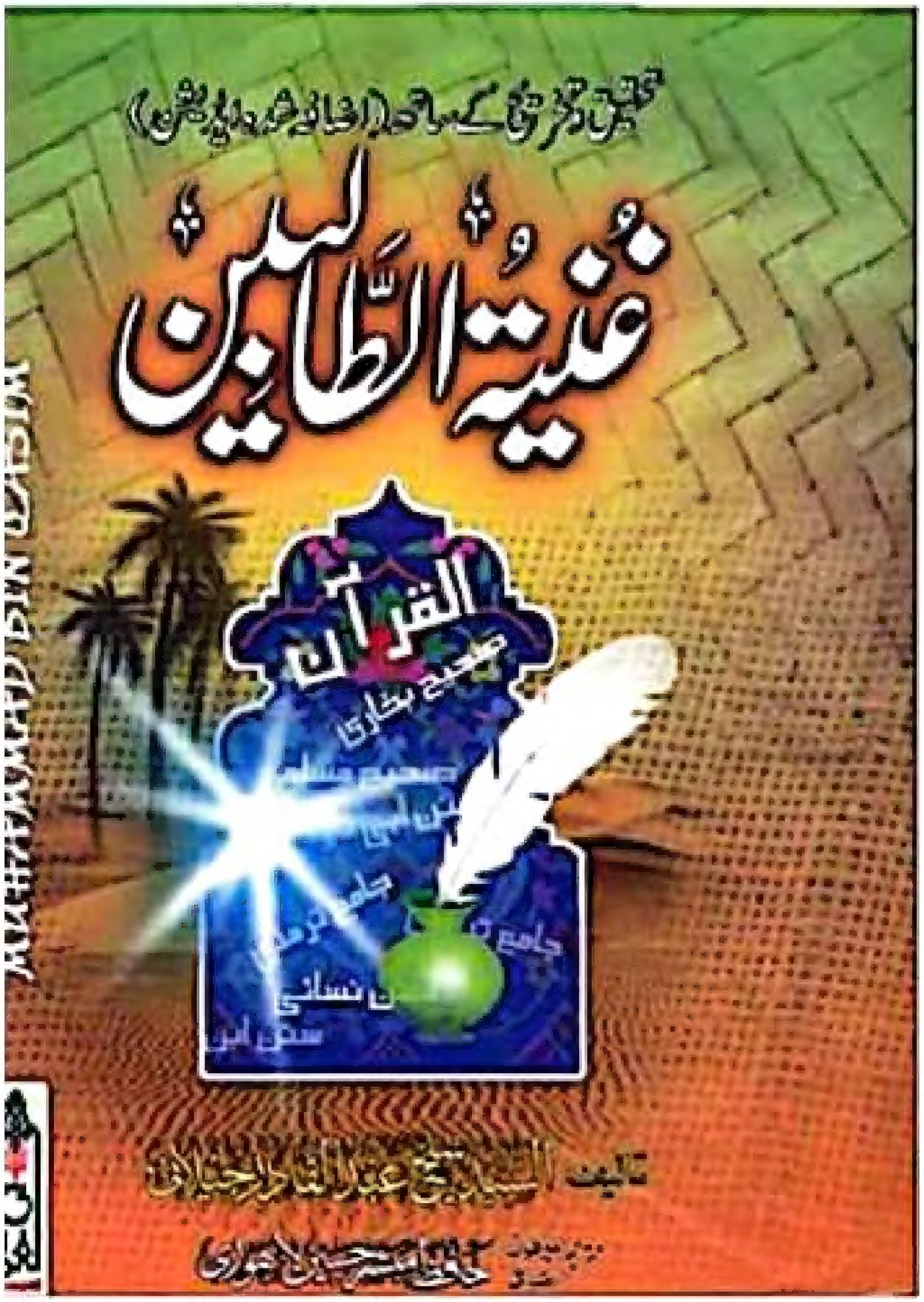

سردار حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہے [illegible] اور مہینوں کا سردار رمضان المبارک ہے۔

شب قدر کی فضیلت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو قدر والی رات میں نازل کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر لکھنے والے فرشتوں کی طرف تو قرآن مجید نازل فرمایا جتنا اگلی شب قدر تک درپیش مقصود و مطلوب تھا اسی طرح تمام قرآن مجید رمضان میں دنیاوی آسمان پر نازل کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور دوسرے مفسرین اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "ہم نے اس [illegible] اور پورا قرآن دے کر لکھنے والے فرشتوں کی طرف نازل کیا پھر وہاں سے نبی ﷺ پر تئیس (۲۳) سالوں کے مہینوں اور شب و روز میں قدر و حسب ضرورت آہستہ آہستہ نازل کیا گیا۔ لیلۃ القدر سے مراد عظمت والی رات ہے یا قدر بمعنی تقدیر ہے یعنی فیصلوں والی رات ہے اس لئے کہ اس رات سال بھر کے فیصلے لکھ دیے جاتے ہیں فرمایا اے نبی آپ کو شب قدر کا علم نہیں تو یعنی اگر اللہ تعالیٰ اس رات کی عظمت و بزرگی سے مطلع نہ کرتے تو آپ کو اس کی عظمت کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ قرآن مجید میں جہاں (وما ادراک) "آپ کو علم نہیں تھا" جملہ ذکر ہوا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خبردار کیا ہے اور جہاں وما یدریک (کچھ خبر نہیں) کا جملہ ذکر ہوا اس کے متعلق نبی کو خبر نہیں دی گئی جس طرح وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا "آپ کو کیا خبر شاید قیامت قریب ہو" تو وقوع قیامت کے متعلق آپ کو علم نہیں دیا گیا۔

لیلۃ القدر یعنی عظمت والی رات جس کی خیر و برکت کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا ہے اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی رات جس کی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے جن میں لیلۃ القدر نہیں۔ اس فضیلت کی وجہ سے صحابہ کرام کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کے سامنے چار اسرائیلی عابدوں کا ذکر فرمایا کہ انہوں نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور لمحہ بھر بھی نافرمانی نہیں کی [illegible] کر صحابہ کرام متحیر ہو گئے [illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible]

علمائے حنفیہ کا نبی ﷺ کا علم غیب ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ

ابن الہمام الحنفی لکھتے ہیں: فقہائے حنفیہ نے صریحاً تکفیر کی ہے اس شخص کی جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے تھے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۔ (كتاب المسامرة للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة الكمال بن الهمام۔ صفحہ202)۔

كتاب المسامرة
للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة
الكمال بن الهمام في علم الكلام
رحمهم الله
م
وعلى المسايرة أيضا حاشية للشيخ زين الدين قاسم الحنفي وضعناها في
صلب الصحيفة عقب المسامرة مفصولا بينهما بجدول
وجعلنا التعقيبة للكتاب الاول

(تنبيه)
كل من أراد هذا الكتاب من خارج القطر فليخابر الشيخ فرج الله زكي
الكردي بالجامع الازهر الشريف بمصر
ومحل بيعه بمصر عند شكر الله أفندي بجوار ابزخانة الكرلاب بالموسكي

(حقوق الطبع محفوظة للملتزم)

(الطبعة الاولى)
بالمطبعة الكبرى الاميرية ببولاق مصر المحمية
سنة ١٣١٧
هجريه

على بعض المسائل لعدم الظهور) أي ظهور تلك المسائل لهم (فاما اذا ظهرت) لهم
(فلا يمنع اظهارها) أي بأحكامها (واصابتهم فيها اذا اجتهدوا) بناء على الراجح من
ان للانبياء أن يجتهدوا مطلقا وعليه الاكثر أو بعد انتظار الوحي وعليه الحنفية واختاره
المصنف في التحرير (فاذا اجتهدوا فلا بد من اصابتهم) (ابتداء وانتهاء) لان من قال كل
مجتهد مصيب أو منع الخطأ في اجتهاد الانبياء خاصة فهم مصيبون عنده ابتداء ومن جوز
الخطأ في اجتهادهم قال لا يقرون عليه بل ينبهون فهم مصيبون عنده اما ابتداء حيث لم
يتقدم خطأ وإما انتهاء حيث نبهوا على الصواب فرجعوا اليه (وكذا علم المغيبات) أي
وكعدم علم بعض المسائل عدم علم المغيبات فلا يعلم النبي منها (الا ما أعلمه الله تعالى به أحيانا
وذكر الحنفية) في فروعهم (تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبي يعلم الغيب لمعارضة
قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله) والله أعلم (الاصل العاشر)
في اثبات نبوة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (نشهد أن محمدا رسول الله أرسله الى الخلق
أجمعين) بالهدى ودين الحق (خاتم النبيين وناسخا لما قبله من الشرائع) والخلق بمعنى
المخلوقين لان ارساله الى من يعقل من الانس والجن قال بعض العلماء والى الملائكة نقل
ذلك الشيخ الامام أبو الحسن السبكي وصرح الامام الرازي في تفسير قوله تعالى تبارك الذي
نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا بعدم دخول الملائكة في عموم من بعث

وهذا معنى قول المحشي البيضاوي وقوله هذا ربي على سبيل الفرض فان المستدل
على فساد قول يحكيه على ما يقوله الخصم ثم يكر عليه بالافساد وبهذا يجاب عن قول
صاحب الامالي قوله لا أحب الآفلين مشكل غاية الاشكال لان الدال على عدم الهية
الكوكب ان كان التغير فقد وجد قبل الافول ولا معنى لاختصاصه به وان كان
التغيب عن البصر فلازم في حق الله تعالى وان كان كونها تنتقل من محل وهو الملزوم الى
محل فقد كان ذلك حاصلا قبل الاشراق وأيضا فقد استدلوا به قبل الافول انه يأفل وانه

صلى

CamScanner

نبی ﷺ کے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا علماء احناف کے نزدیک کافر

زین الدین ابن نجیم الحنفی - ابن عابدین لکھتے ہیں: اگر کسی شخص نے شادی کی اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنا کر تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور یہ شخص کافر ہو جائے گا اس اعتقاد کی بنا پر کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے ہیں۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ومعہ منحۃ الخالق۔ جلد 3۔ صفحہ 155)۔

العين في الحال عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين ومن أمر رجلاً

وتزوجها لم تطلق لأنه حين خطبها حنث لوجود الشرط فحين تزوجها تزوجها والعين غير باقية اهـ. ومنها ما في الخلاصة: لو قال صرت لي أو صرت لك فإنه نكاح عند القبول وقد قيل بخلافه اهـ. ومنها ما في التتارخانية: لو قال لها يا عروسي فقالت لبيك انعقد لكن في الظهيرية أنه خلاف ظاهر الرواية. ومنها بالسمع والطاعة لو قال زوجي نفسك مني فقال بالسمع والطاعة فهو نكاح كما في الخلاصة. ومنها ما في الذخيرة: لو قال ثبت حقي في منافع بضعك بألف فقالت نعم صح النكاح اهـ. والجواب أن العبرة في العقود للمعاني حتى في النكاح كما صرحوا به وهذه الألفاظ تؤدي معنى النكاح وهذا مما ظهر لي من فضله تعالى.

قوله: (عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين) متعلق «بينعقد» بيان للشرط الخاص به وهو الإشهاد فلم يصح بغير شهود لحديث الترمذي «البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن من غير بينة»[1] ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعاً «لا نكاح إلا بشهود» فكان شرطاً ولهذا قال في منية المفتي: لو تزوج بغير شهود ثم أخبر الشهود على وجه الخبر لا يجوز إلا أن يجدد عقداً بحضرتهم اهـ. وفي الخانية والخلاصة: لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده أن النبي يعلم الغيب. وصرح في الشرط بأن النبي ﷺ كان مخصوصاً بالنكاح بغير شهود ولا يشترط الإعلان مع

قوله: (والجواب أن العبرة في العقود للمعاني الخ) يعني أن المصنف أراد لفظ النكاح والتزويج وما يؤدي معناهما. قال في النهر: وفيه ما لا يخفى. قول المصنف: (أو محدودين) أي في قذف. وقيده في النهر بكونه مرفوعاً [illegible] قال: وهذا القيد لا بد منه وإلا لزم التكرار وفيه نظر. لما أن قوله «لا بد من هذا القيد» ممنوع لأن المقصود من إطلاق المصنف الإشارة إلى خلاف الشافعي في الفاسق المظهر والمحدود قبل التوبة، وأما المستور والمحدود بعد التوبة فلا خلاف له فيهما كما في شرح المجمع والمقدسي. فظهر أن قوله «لا بد من القيد» فرية بلا مرية بل لا بد من اعتبار عدمه ومن ثم قال في البرهان: أو محدودين في القذف غير تائبين. وأما ثانياً فلأن قوله «وإلا لزم التكرار» ممنوع أيضاً لأن المحدود في القذف أخص مطلقاً من الفاسقين ولم يقل أحد إن ذكر الخاص بعد العام تكرار كيف وهو واقع في كلام الله تعالى الذي هو في غاية الإعجاز على أنه قد صرح في التوضيح من كتب الأكراد بأنه إنما قرن الخاص بالعام يراد بالعام ما عدا الخاص. هذا ولا يخفى أن في عبارة المصنف عطف الخاص على العام بـ«أو» وهو مما تفردت به الواو و«حتى» كما في المغني حيث قال

(١) رواه الترمذي في كتاب النكاح باب ١٥.

البحر الرائق

شرح

كنز الدقائق

(في فروع الحنفية)

للشيخ الإمام أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود المعروف بحافظ الدين النسفي

المتوفى سنة ٧١٠هـ

الشرح: البحر الرائق

للعلامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بابن نجيم المصري الحنفي

المتوفى سنة ٩٧٠هـ

ومعه الحواشي المسماة

منحة الخالق على البحر الرائق

للعلامة الشيخ محمد أمين بن عمر المعروف بابن عابدين [illegible]

المتوفى سنة ١٢٥٢هـ

ضبطه وخرج آياته وأحاديثه

الشيخ زكريا عميرات

تنبيه

[illegible]

الجزء الثالث

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

علمائے حنفیہ کا نبی ﷺ کا علم غیب ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ

ابن الہمام الحنفی لکھتے ہیں: فقہاء حنفیہ نے صراحتاً تکفیر کی ہے اس شخص کی جو یہ اعتقاد رکھے کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے تھے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ . (كتاب المسامرة للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة الكمال بن الهمام- صفحه202)

كتاب المسامرة

للكمال بن أبي شريف بشرح المسايرة للعلامة

الكمال بن الهمام في علم الكلام

رحمهم الله

م

وعلى المسايرة أيضا حاشية للشيخ زين الدين قاسم الحنفي وضعناها في

صلب الصحيفة عقب المسامرة مفصولا بينهما بجدول

وجعلنا التعقيبة للكتاب الأول

(تنبيه)

كل من أراد هذا الكتاب من خارج القطر فليخابر الشيخ فرج الله زكي

الكردي بالجامع الأزهر الشريف بمصر

ومحل بيعه بمصر منشكر الله أفندي بجوار أجزخانة الكلوب بالموسكي

(حقوق الطبع محفوظة له)

(الطبعة الأولى)

بالمطبعة الكبرى الأميرية ببولاق مصر المحمية

سنة ١٣١٧

هجرية

(الجزء الأول)

على بعض المسائل لعدم الظهور) أي منظور تلك المسائل بالوهم (فأما إذا خطرت) لهم (فلا بد من إصابتهم) أي بأحكامها (وإصابتهم فيها إن اجتهدوا) بناء على الراجح أن للأنبياء أن يجتهدوا مطلقا وعليه الأكثر أو بعد انتظار الوحي وعليه الحنفية واختاره المصنف في التحرير فإذا اجتهدوا فلا بد من إصابتهم (ابتداء أو انتهاء) لأن من قال كل مجتهد مصيب أو منع الخطأ في اجتهاد الأنبياء خاصة فهم مصيبون عنده ابتداء ومن جوز الخطأ في اجتهادهم قال لا يقرون عليه بل ينبهون فهم مصيبون عنده إما ابتداء حيث لم يتقدم خطأ وإما انتهاء حيث نبهوا على الصواب فرجعوا إليه (وكذا علم المغيبات) أي وكعدم علم بعض المسائل عدم علم المغيبات فلا يعلم النبي منها (إلا ما أعلمه الله تعالى به أحيانا وذكر الحنفية) في فروعهم (تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبي يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله) والله أعلم (الأصل العاشر) في إثبات نبوة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم (نشهد أن محمدا رسول الله أرسله إلى الثقلين أجمعين) بالهدى ودين الحق (خاتم النبيين وناسخا لما قبله من الشرائع) والثقلين يعني المكلفين لأن الرسالة إنما هي للمكلفين من الإنس والجن قال بعض العلماء وإلى الملائكة نقل ذلك الشيخ الإمام أبو الحسن السبكي وصرح الإمام الرازي في تفسير قوله تعالى تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا بعدم دخول الملائكة في عموم من بعث

وهذا معنى قول الفاضل البيضاوي وقوله على سبيل الترشيح فإن المستدل على فساد قول [illegible] على ما يشهده الخصم ثم يكر عليه بالإفساد وبهذا يجاب عن قول صاحب الأمالي لو قوله لا أحب الآفلين مشكل غاية الإشكال لأن الدال على عدم إلهية الكوكب إن كان التغير فقد وجد قبل الأفول فلا معنى لاختصاصه به وإن كان الغيبة عن البصر فلازم في حق الله تعالى وإن كان كونه انتقل من مكان وهو الطزال [illegible] فقد كان [illegible] الإشراق وأيضا فالاحتجاج به قبل الأفول أيضا [illegible]

یہ کہنا درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام علم غیب جانتے ہیں کیونکہ اس
سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلی علم غیب جانتے ہیں اور یہ درست نہیں
بلکہ یوں کہا جائے کہ (جیسا کہ دیوبندی کہتے ہیں) انبیاء کو غیب پر
اطلاع ہے
(روح المعانی، ج 26، ص 10، سورۃ الاحقاف علامہ آلوسی حنفی)

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

خاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق ومفتي بغداد العلامة أبي الفضل شهاب الدين السيد محمود الآلوسي البغدادي المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه صبيب الرحمة وأفاض عليه سجال الإحسان والمنة آمين

الجزء السادس والعشرون

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه للمرة الثانية بإذن من ورثة المؤلف
إدارة الطباعة المنيرية
دار إحياء التراث العربي

شاكا في أنه هل هو مغفور له أم لا، وبأنه لا شك أن الأتقياء أرفع حالا من الأولياء، وقد قال الله تعالى فيهم: (ألا إن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون) فكيف يعتقد بهذا الرسول وهو رئيس الأتقياء وصفوة الأولياء شاكا في أنه هل هو من المغفورين أم لا، وقد يقال: المراد أيضا أنه عليه الصلاة والسلام ما يدري ذلك على التفصيل، وما ذكر لا يتعين فيه حصول العلم التفصيلي لجواز أن يكون عليه الصلاة والسلام قد أعلم ذلك في مبدأ الأمر إجمالا على أن في إعلامه صلى الله تعالى عليه وسلم بحيث يعلم حال كل شخص شخص على سبيل التفصيل بأن يكون قد أعلم عليه الصلاة والسلام بأمر الآخرة بجملته إلا أن مرة على التفصيل وأمر العمر كذلك نظر مكذا توقف.

وفي صحيح البخاري وأخرجه الإمام أحمد والنسائي وابن مردويه عن أم العلاء وكانت بايعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أنها قالت لما مات عثمان بن مظعون: رحمة الله تعالى عليك يا أبا السائب شهادتي عليك لقد أكرمك الله تعالى فقال رسول الله عليه الصلاة والسلام: «وما يدريك أن الله تعالى أكرمه؟ أما هو فقد جاءه اليقين من ربه وإني لأرجو له الخير والله ما أدري وأنا رسول الله ما يفعل بي ولا بكم» قالت أم العلاء: فوالله ما أزكي بعده أحدا، وفي رواية ابن حبان والطبراني عن زيد بن ثابت أنها قالت حين قبض: أبا السائب فهنيئا لك في الجنة فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: وما يدريك؟ قالت: يا رسول الله عثمان بن مظعون قال: أجل وما رأينا إلا خيرا والله ما أدري ما يصنع به، وفي رواية الطبراني وابن مردويه عن ابن عباس أنه لما قالت امرأته أو امرأة: هنيئا لك ابن مظعون الجنة نظر إليها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نظر مغضب وقال: وما يدريك؟ والله إني لرسول الله وما أدري ما يفعل الله بي فقالت: يا رسول الله صاحبك وفارسك وأنت أعلم فقال: أرجو له رحمة ربه تعالى وأخاف عليه ذنبه، ولكن في هذه الرواية أن ابن عباس قال: وذلك قبل أن ينزل (ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر) وعن الضحاك المراد لا أدري ما أومر به ولا ما تؤمرون به في باب التكاليف والشرائع والجهاد ولا في الابتلاء والامتحان، والذي أختاره أن المعنى على نفي الدراية من غير جهة الوحي سواء كانت الدراية تفصيلية أو إجمالية وسواء كان ذلك في الأمور الدنيوية أو الأخروية وأعتقد أنه ﷺ لم ينتقل من الدنيا حتى أوتي من العلم بالله تعالى وصفاته وشؤونه والعلم بأشياء يعد العلم بها كمالا ما لم يؤته أحد غيره من العالمين، ولا أعتقد فوات كمال بعدم العلم بجزئيات دنيوية جزئية كعدم العلم بما يصنع زيد مثلا في بيته وما يجري عليه في يوم عرسه، ولا أرى حسنا قول القائل: إنه عليه الصلاة والسلام يعلم الغيب بل أستحسن أن يقال بدله: إنه ﷺ أطلعه الله تعالى على الغيب أو علمه سبحانه إياه أو نحو ذلك، وفي الآية رد على من ينسب لبعض الأولياء علم كل شيء من الكليات والجزئيات، وقد سمعت خطيبا على منبر المسجد الجامع المنسوب للشيخ عبد القادر الكيلاني قدس سره يوم الجمعة قال بأعلى صوته: يا علم الله أعلم بي من نفسي، وقال لي بعض: إني لأعتقد أن الشيخ قدس سره يعلم كل شيء حتى منابت شعري، ومثل ذلك مما لا ينبغي أن ينسب إلى رسول الله ﷺ فكيف ينسب لمن هو دونه وقد يقول العبد مولاه، وربما تقدح هذه الأخبار في ذلك مثلين مظعون رد أيضا على من يقول فيمن دونه في الفضل لو لم يبشره الصادق بالجنة والكرامة لعله ما قيل فيه تعريضي بالظن الحسن في المؤمنين أحياء وأمواتا ورجاء الخير لكل منهم والله تعالى أرحم الراحمين منا والظاهر أن (ما) استفهامية مرفوعة المحل بالابتداء والجملة بعدها … الواحد اثنين، وجوز أن تكون (ما) موصولة في …

www.FaceBook.com/RazaKhaniFitna

CamScanner

پھر کہا۔ دیوں ماننے کہ وہ براہ راست جانتے ہیں یا خدا کے بتانے ہوئے علم سے جانتے تھے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے:

ان کے بڑے گنگوہی نے اپنی براہین قاطعہ میں لکھا تھا۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پیچھے کا حال بھی نہ جانتے تھے" اور پھر اس نے اس قول کو حضور کی حدیث بنا کر پیش کر کے نہایت بے حیائی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس قول کی نسبت حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کر دی۔ حالانکہ حضرت شیخ محدث نے تو اسے اشکال کے طور پر بیان فرماتے ہوئے لکھا تھا "نہ یہ حدیث ہے نہ یہ روایت صحیح ہے"۔

اور اپنی کتاب مدارج النبوت میں اس کی تصریح فرما دی۔ وہابیہ کا یہ الزام اگر قرآن پاک کی آیات اور احادیث نبویہ آثر دین کے اقوال اور مفسرین کی کتابوں کے سامنے پرکھا جائے تو اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ ساری دنیا اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے پچھلے علوم سے واقف تھے۔ یعنی ماضی اور مستقبل کے واقعات سے باخبر تھے اور اللہ کی بتائی ہر چیز ان پر روشن تھی۔ اور ہر ذرہ ذرہ ان کے سامنے تھا۔

اب وہابیہ کا یہ کہنا کہ حضور بعض اتنا ہی جانتے تھے۔ جتنا وحی کے ذریعہ بتا دیا گیا یہ بات درست ہے مگر ان کا انداز بیان درست نہیں۔ جب وہ کہتے ہیں کہ بعض غیبیات اور بعض اوقات حضور پر واضح کر دیے گئے۔ ہم بھی مانتے ہیں جمیع معلومات الہیہ کا احاطہ کر لینا مخلوق کے لیے ناممکن ہے مگر ہم اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ فرمایا کہ عنقریب ہم آپ کو وہ کچھ سکھا دیں گے جو آپ کے علم میں نہیں تھا۔ یہ سکھانا واقعی بذریعہ قرآن پاک تھا۔ اور قرآن پاک یکبارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تیس سال میں نازل

Ashraf ali thanvi rahmatullah ki "hifzul iman" ki ibarat ki haqaniyat khud "ala e harazat" k qalam sy

ab lagao fatwa ....

Rahe Haq Ka Musafir

CamScanner

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۹۳	زلزلہ اور زلزلہ کا فرق	۲۶۸	امیر معاویہ کی پیشین گوئی
	مقابلے اور غیر مقابلے کے وقت معجزہ اور	۲۶۹	ابدال بننے کی دعا
۲۹۸	کرامت کا فرق	〃	شیعوں کے نزدیک امام مہدی کون ہے
	نبی کا عمل غیر نبی کے عمل سے زیادہ درجہ رکھتا	〃	اولیاء کے درجے اور تعداد
۲۹۹	ہے۔		قطب عالم اور غوث اعظم
۳۰۰	دجال کا مذہب اور دجال کے پہلے ساتھی	〃	اوتاد کی جگہ رہائش
〃	کفار کی مشابہت کب جائز ہے کب منع	۲۷۰	فقہی مسائل کشف سے ثابت نہیں ہو سکتے
	دجال کی نسل مٹنے کی نہیں گے گلیوں میں پڑی ہو	۲۷۲	تیسری فصل
〃	گی۔	۲۷۳	سیاہ لباس ماتم نہیں اور جائز ہے
	عمر ابن واصل نے دجال کو ایک جزیرے میں بندھا		لڑکی کا ماتم قریب قیامت ہوگا لڑکی برکت والا
۳۰۵	ہوا دیکھا۔	۲۷۴	جانور ہے۔
۳۰۸	دجال کے منہ سے نبی کریم کی تعریف	۲۷۵	اصولی فروعی امتوں کی تعداد
	مسیح اور دجال کے معنی حضرت عیسیٰ بھی		قیامت کے سامنے والی نشانات اور دجال کا
۳۱۰	اب بھی زمین پر آتے ہیں۔	۲۷۶	باب ۔ پہلی فصل
۳۱۲	دوسری فصل	〃	دجال کا تذکرہ اور دجال کی قسمیں
۳۱۳	دجال کا حلیہ	۲۸۰	سورج کا سجدہ اور اس کا چکر
	بعض لوگ اعمال میں صحابہ سے بڑھ سکتے ہیں	۲۸۲	جھوٹے خدا اور جھوٹے نبی میں فرق
۳۱۵	لیکن درجے میں نہیں	۲۸۳	کانا آدمی قدرتی ہوتا ہے۔
۳۱۶	ہر مذہب کے پاس مت جاؤ۔		سب سے پہلے دجال سے نوح علیہ السلام
	سب سے پہلے امیر اور فیشن پرست لوگ دجال کو	۲۸۳	نے ڈرایا۔
۳۱۸	مانیں گے۔	۲۸۶	نبی کریم اگلے پچھلوں کو ہر وقت دیکھ سکتے ہیں
۳۱۹	جنات ہر شکل میں آ سکتے ہیں		جس دن ایک سال برابر دن ہوگا تو نمازیں کیسے
〃	دجال کو علم غیب دیا گیا	۲۸۷	پڑھی جائیں گی۔
۳۲۱	تیسری فصل	۲۹۰	برق ماری کا ذکر

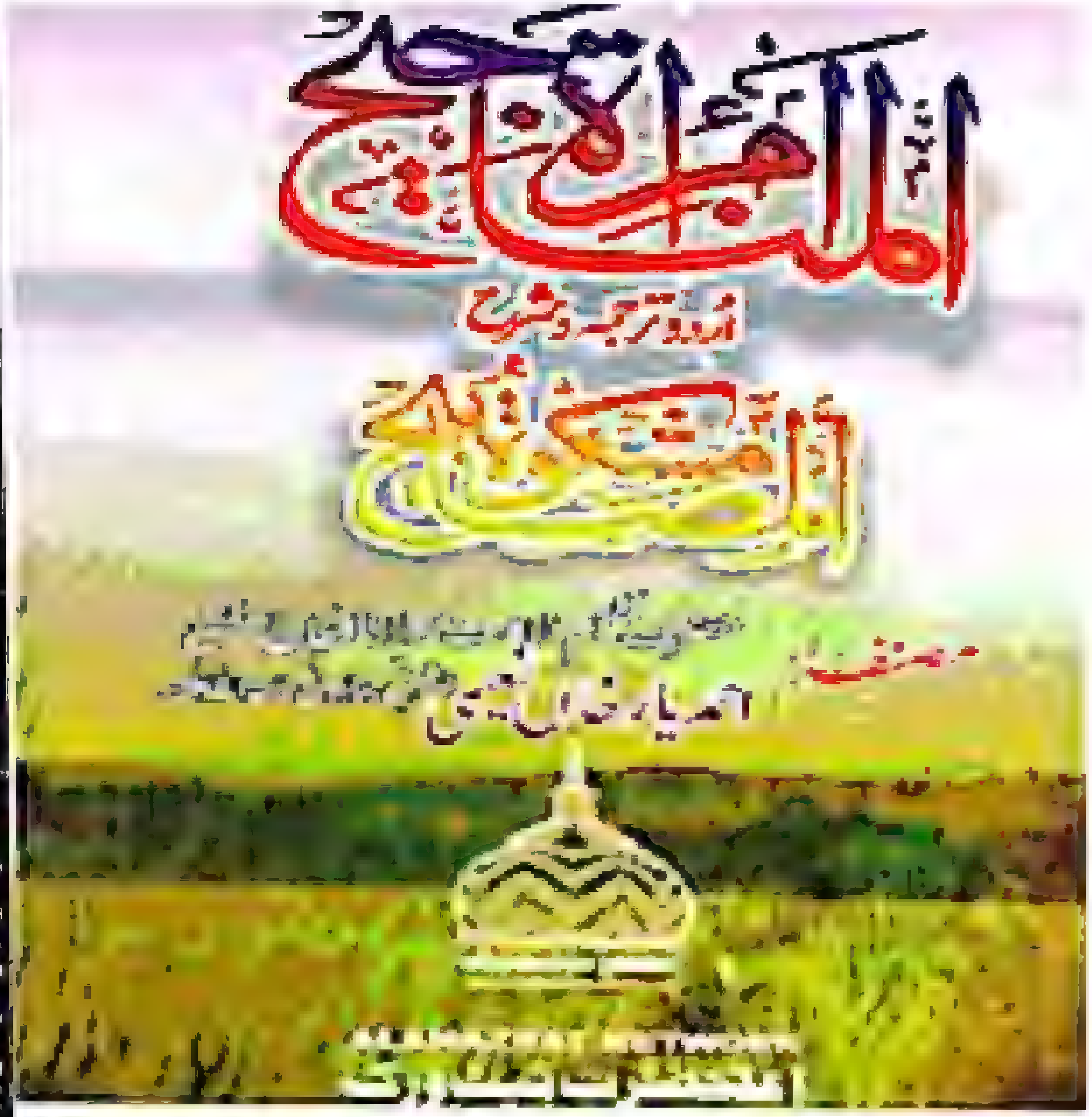

Brelviyon Razakhaniyon Ka Aqeeda hai k Dajjaal ko bhi Ilm-e-Ghaib Hasil tha.. (Na'ouzubillah)

CamScanner

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے

صحيح البخاري

٣٣٩٨ - حدثنا محمدُ بن يوسفَ حدثنا سفيانُ عن عمرِو بنِ يحيى عن أبيهِ عن أبي سعيدٍ رضيَ اللهُ عنه عن النبيِّ ﷺ قال: «الناسُ يُصعَقونَ يومَ القِيامةِ فأكونُ أولَ مَن يُفيقُ ، فإذا أنا بموسى آخذٌ بقائمةٍ من قوائم العرشِ ، فلا أدرِي أفاقَ قبلي أم جُوزِيَ بصَعقةِ الطُّور».

[انظر الحديث: ٢٤١٢].

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں، تو مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے کہ یا انہیں طُور کی بیہوشی کا بدلہ دیا جائے گا"

CamScanner

نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے

فقہائے احناف کا فتوی

4

أحيانا وذكر الحنفية (فى فروعهم) تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبى يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من فى السموات والأرض الغيب الا الله (والله أعلم

"حضرات فقہا احناف نے صراحت کے ساتھ ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جو نبی کریم کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا ہو کیونکہ یہ عقیدہ اللہ کے اس ارشاد کے سراسر خلاف ہے کہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا" [المسامرۃ شرح المسایرۃ: جلد ۲ ۔ صفحہ ۲۱۲]

(٢٣٢)

أحيانا وذكر الحنفية (فى فروعهم) تصريحا بالتكفير باعتقاد أن النبى يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من فى السموات والأرض الغيب الا الله (والله أعلم

اللہ کے سوا کوئی بھی علم غیب نہیں جانتا
(تفسیر الخازن، ج 1 ص 235)

تفسير الخازن

المسمى

لباب التأويل في معاني التنزيل

تأليف

علاء الدين علي بن محمد بن إبراهيم البغدادي
الشهير بالخازن
المتوفى سنة ٧٢٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد السلام محمد علي شاهين

الجزء الأول

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

[illegible]

﴿ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة ولله ميراث السماوات والأرض والله بما تعملون خبير﴾

[illegible]

www.FaceBook.com/Razakhanifitna

CamScanner

۴۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ

حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باهتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ہے۔ جیسے بلکہ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورے ہوں وہ شیطانی ہیں ایسے ہی یہ ہے اور جس قیاس کی برائیاں آئی ہیں۔ وہ وہ قیاس ہے جو حکم خدا کے مقابلہ میں کیا جائے جیسا کہ شیطان نے حکم سجدہ پاکر قیاس کیا اور حکم الٰہی کو رد کر دیا یہ کفر ہے۔ غیر مقلد یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن فرماتا ہے اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰى اِلَيَّ اِنَّمَا حصر کے لیئے ہے جس سے معلوم ہوا کہ سوائے وحی کے اور کسی چیز کی پیروی نہ کی جائے نہ اجماع کی نہ قیاس کی صرف قرآن وحدیث کی پیروی ہو مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اجماع وقیاس پر عمل بھی قرآن وحدیث پر ہی عمل ہے کہ قیاس مظہر ہے۔

آخر میں میں منکرین قیاس سے دریافت کرتا ہوں کہ جن چیزوں کی تصریح قرآن وحدیث میں نہ ملے یا بظاہر احادیث میں تعارض واقع ہو وہاں کیا کروگے؟ مثلاً ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا کیسی ہے؟ اسی طرح اگر جمعہ کی نماز میں رکعت اول میں جماعت تھی۔ رکعت دوم میں جماعت پیچھے سے بھاگ گئی اب ظہر پڑھیں یا جمعہ؟ اسی طرح دیگر مسائل قیاسیہ میں کیا جواب ہوگا؟ اس لیئے بہتر ہے کہ کسی امام کا دامن پکڑ لو۔ اللہ توفیق دے۔

بحثِ علمِ غیب

اس میں ایک مقدمہ ہے اور دو باب اور ایک خاتمہ بند کرہ ہے

مقدمہ

اس میں چند فصلیں ہیں

پہلی فصل

غیب کی تعریف اور اس کے اقسام کے بیان میں

غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو انسان نہ تو آنکھ ناک کان وغیرہ حواس سے محسوس کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہۃً عقل میں آسکے لہٰذا پنجاب والے کے لیئے بھی غیب نہیں کیونکہ وہ یا تو آنکھ سے دیکھ آیا ہے یا سن کر کہہ رہا ہے کہ یہی ایک شہر ہے۔ یہ تو حواس سے علم ہوا۔ اسی طرح کھانوں کی لذتیں اور ان کی خوشبو وغیرہ غیب نہیں کیونکہ یہ

سے محسوس ہوتی ہے۔ تو رنگت زبان وکان کے لیئے غیب ہے اور آنکھ کے لیئے غیب اگر کوئی اللہ کا بندہ بو اور لذت کو ان کی شکلوں میں آنکھ سے دیکھ لے وہ بھی علم غیب لسانی ہے جیسے اعمال قیامت میں مختلف شکلوں میں نظر آئیں گے۔ اگر کوئی ان شکلوں میں یہاں دیکھ لے تو یہ بھی علم غیب ہے۔ حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ | تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَالِيْ

کوئی مہینہ اور کوئی زمانہ عالم میں نہیں گزرتا مگر وہ ہمارے پاس ہو کر اجازت لے کر گزرتا ہے۔

اسی طرح جو چیز فی الحال موجود نہ ہونے یا بہت دور ہونے یا اندھیرے میں ہونے کی وجہ سے نظر نہ آسکے وہ بھی غیب ہے اور اس کا جاننا علم غیب جیسے حضور علیہ السلام نے آئندہ پیدا ہونے والی چیزوں کو ملاحظہ فرما لیا یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند میں حضرت ساریہ کو مدینہ پاک سے دیکھ لیا اور ان تک اپنی آواز پہنچادی۔ اسی طرح کوئی پنجاب میں بیٹھ کر مکہ معظمہ یا دیگر دور دراز ملکوں کو مثل کف دست [illegible] یہ بھی غیب [illegible] داخل ہیں۔

بذریعہ آلات کے جو چھپی ہوئی چیز معلوم کی جاوے وہ علم غیب نہیں۔ مثلاً کسی آلہ کے ذریعہ سے عورت کے پیٹ کا بچہ معلوم کرتے ہیں۔ یا کہ ٹیلیفون اور ریڈیو سے دور کی آواز سن لیتے ہیں۔ اس کو علم غیب نہ کہیں گے۔ کیونکہ غیب کی تعریف میں عرض کر دیا گیا کہ جو حواس سے معلوم نہ ہو سکے۔ اور ٹیلیفون یا ریڈیو میں سے جو آواز نکلی۔ وہ آواز حواس سے معلوم ہونے کے قابل ہے آلہ سے جو پیٹ کے بچہ کا حال معلوم ہوا۔ یہ بھی غیب کا علم نہ ہوا جبکہ آلہ نے اس کو ظاہر کر دیا تو اب غیب کہاں رہا۔ خلاصہ یہ کہ اگر کوئی آلہ چھپی چیز کو ظاہر کر دے۔ پھر ظاہر ہو چکنے کے بعد ہم اس کو معلوم کرلیں تو علم غیب نہیں

دوسری فصل ضروری فوائد کے بیان میں

علم غیب کے مسئلہ میں گفتگو کرنے سے پہلے یہ چند باتیں خوب خیال میں رکھی جاویں تو بہت فائدہ ہوگا اور بہت سے اعتراضات خود بخود ہی دفع ہو جائیں گے۔

(۱) نفس علم کسی چیز کا بھی برا نہیں۔ ہاں بری باتوں کا کرنا یا کرنے کے لیئے سیکھنا برا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بعض علم دوسرے علموں سے زیادہ افضل ہوں جیسے علم عقائد علم شریعت۔ علم تصوف دوسرے

فقہاء احناف کے ہاں ایسا شخص کافر ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ علم غیب جانتے تھے

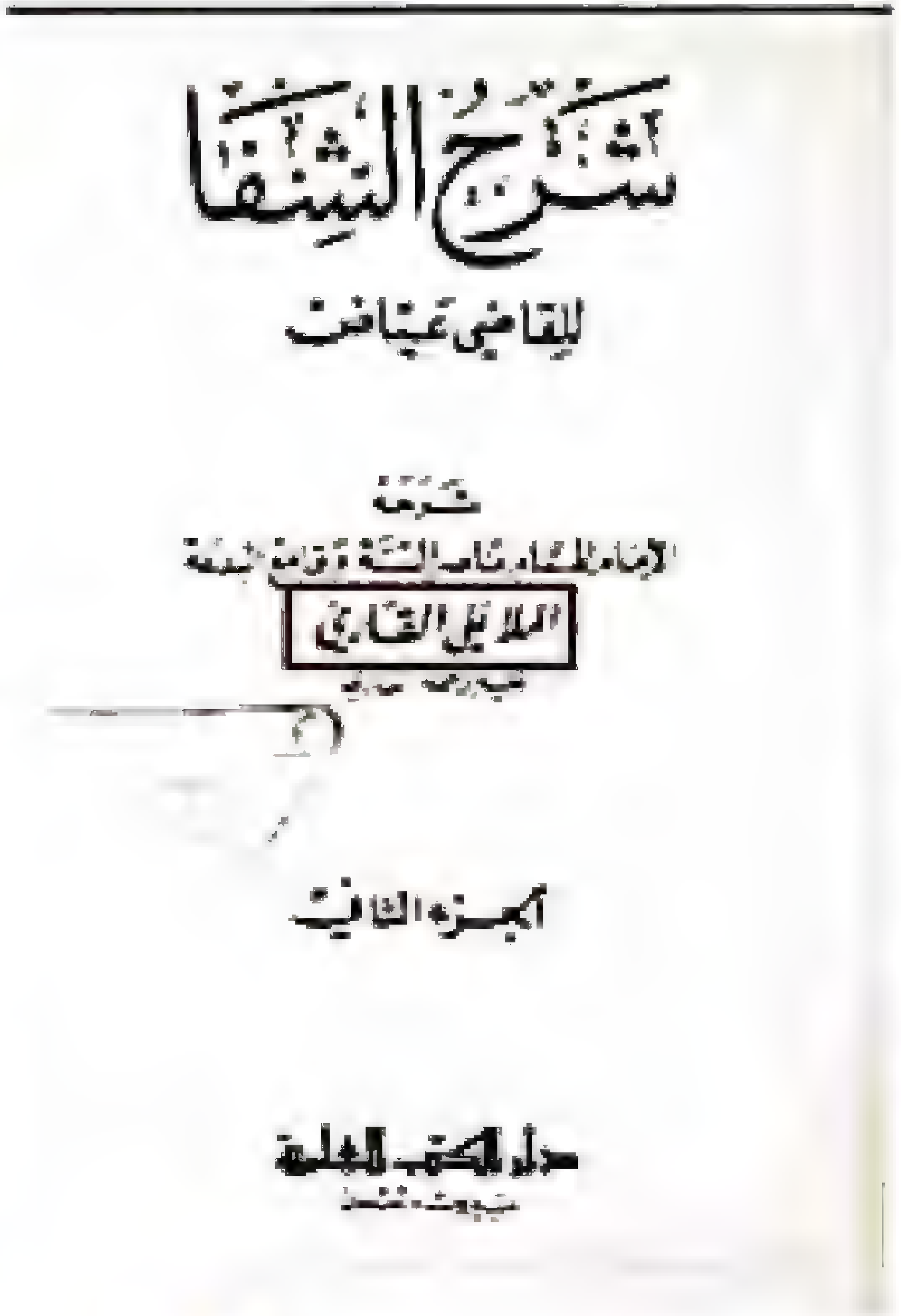

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

اور ہمارے علماء احناف نے اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی (ﷺ) علم غیب جانتے تھے تو اس کی تکفیر کی جائے گی کیونکہ یہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔

[قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل : 65)]

/SUsamaAskari

CS CamScanner

عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ، سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ» فَقَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ [الشورى: ٥١]

میں سب سے پہلی ہوں جس نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ یقیناً جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انھیں اس شکل میں، جس میں پیدا کیے گئے، دو دفعہ کے علاوہ کبھی نہیں دیکھا: ایک دفعہ میں نے انھیں آسمان سے اترتے دیکھا، ان کے وجود کی بڑائی نے آسمان و زمین کے درمیان کی وسعت کو بھر دیا تھا'' پھر ام المومنین نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک بین ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے'' اور کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور کسی بشر میں طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے ذریعے سے یا پردے کی اوٹ سے یا وہ کسی پیغام لانے والے (فرشتے) کو بھیجے تو وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے، بلاشبہ وہ بہت بلند اور دانا ہے۔''

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾ [المائدة: ٦٧]

(ام المومنین نے) فرمایا: جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے رسول! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا اور اگر (بالفرض) آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہ پہنچایا (فریضۂ رسالت ادا نہ کیا۔)''

قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ. وَاللهُ يَقُولُ: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ [النمل: ٦٥]

(اور) انھوں نے فرمایا: اور جو شخص یہ کہے کہ آپ اس بات کی خبر دے دیتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''(اے نبی!) فرما دیجیے! کوئی ایک بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔''

علم غیب کے متعلق بریلوی دلیل کا جواب

مستدرک میں ہے نبی کل غیب پر مامون ہے۔ جواب: پہلی بات تو یہ کہ مستدرک میں "غائب" نہیں بلکہ "غالب" کا لفظ ہے ثانیا اس روایت کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ منقطع روایت ہے (مستدرک، ج4، ص41) اور علامہ ہیثمی فرماتے ہیں وفیہ من لم اعرفھم (مجمع الزوائد ج8، ص195، رقم 13914) اس کی سند میں مجہول راوی ہیں ایسی ضعیف منقطع روایت سے عقیدہ میں استدلال کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے

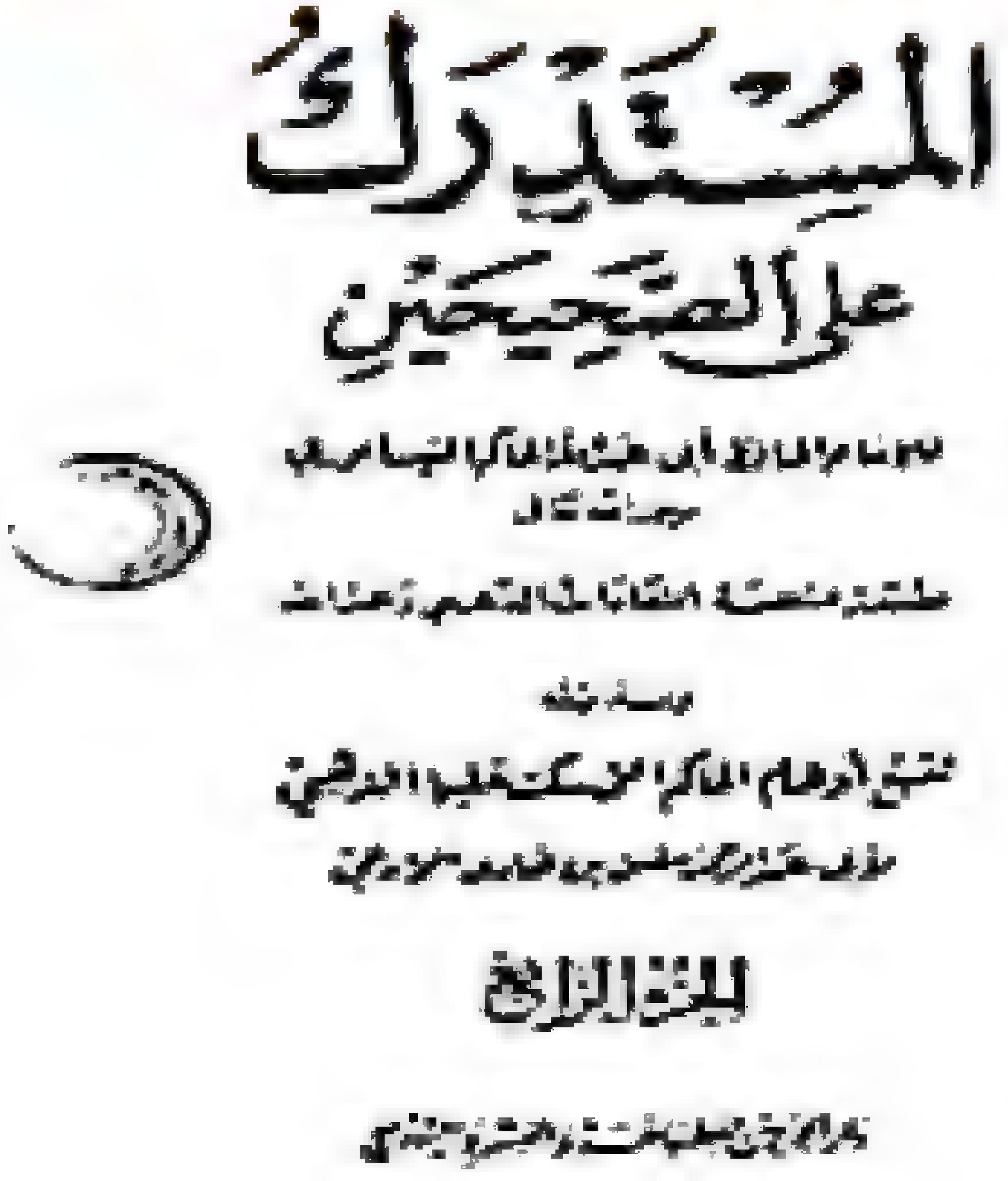

www.Facebook.com/Razakhanifitna

CamScanner

علم غیب عطا ہونا اور لفظ عالم الغیب کا اطلاق اور بعض اجلہ اکابر کے کلام میں اگرچہ بندہ مومن کی نسبت صریح لفظ یعلم الغیب وارد ہے کمافی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح للملا علی القاری بلکہ خود حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سیدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہے کان یعلم علم الغیب مگر ہماری تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔ کشاف میں ہے المراد بہ الخفی الذی لا ینفذ فیہ ابتداء الا علم اللطیف الخبیر ولھذا لا یجوزان یطلق فیقال فلان یعلم الغیب (غیب سے مراد وہ پوشیدہ چیز ہے جس میں ابتداءً صرف اللہ تعالیٰ کا علم نافذ ہوتا ہے۔ اس لیے مطلقاً یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص غیب کو جانتا ہے)

اور اس سے انکار معنی لازم نہیں آتا۔ حضور اقدس ﷺ قطعاً بے شمار غیوب وماکان ومایکون کے عالم ہیں مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا' جس طرح حضور اقدس ﷺ قطعاً عزت وجلالت والے ہیں تمام عالم میں ان کے برابر کوئی عزیز وجلیل نہ ہے نہ ہو سکتا ہے مگر محمد عزوجل کہنا جائز نہیں بلکہ اللہ عزوجل و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ غرض صدق وصورت معنی کو جواز اطلاق لفظ لازم نہیں نہ منع اطلاق لفظ کو نفی صحت معنی' امام ابن المنیر اسکندری کتاب الانتصاف میں فرماتے ہیں کم من معتقد لا یطلق القول بہ خشیۃ ایھام غیرہ مما لا یجوز اعتقادہ فلا ربط بین الاعتقاد والاطلاق (کتنے عقائد ایسے ہیں جن کا مطلقاً قول نہیں کیا جاتا۔ مبادا ان کے غیر کا وہم کیا جائے جن کا اعتقاد جائز نہیں ہے' اس لیے کسی چیز کا اعتقاد رکھنے اور اس کا اطلاق کرنے میں کوئی تلازم نہیں ہے) یہ سب اس صورت میں ہے کہ مقید بقید اطلاق اطلاق کیا جائے یا بلا قید علی الاطلاق مثلاً عالم الغیب یا عالم الغیب علی الاطلاق اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ بالواسطہ یا بالعطا کی تصریح کر دی جائے تو وہ محذور نہیں کہ ایہام زائل اور مراد حاصل۔ علامہ سید شریف قدس سرہ حواشی کشاف میں فرماتے ہیں وانما لم یجز الاطلاق فی غیرہ تعالیٰ لانہ یتبادر منہ تعلق علمہ بہ ابتداء فیکون مناقضا واما اذا قید وقیل اعلمہ اللہ تعالیٰ الغیب او اطلعہ علیہ فلا محذور فیہ (اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ علم کا تعلق ابتداءً ہے' تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گا لیکن جب اس کو مقید کیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے غیب کی خبر دی ہے یا اس کو غیب پر مطلع فرمایا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹' ص ۸۱' مطبوعہ دارالعلوم امجدیہ' کراچی)

نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

علم مافی اللہ (کل کا علم) کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم مافی اللہ تھا (کل کا علم تھا) وہ جھوٹا ہے۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی خبر کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمتہ اللہ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کہ کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

(الملفوظات ج ۳' ص ۴۳' مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی' کراچی)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور شیخ شبیر احمد عثمانی دونوں نے ہی یہ تصریح کی ہے کہ علوم اولین و آخرین کے حامل ہونے اور بکثرت غیوب پر مطلع ہونے کے باوجود نبی ﷺ کو عالم الغیب کہنا اور آپ کی طرف علم غیب کی نسبت کرنا ہر چند کہ از روئے لغت اور معنی صحیح ہے لیکن اصطلاحاً صحیح نہیں ہے۔

marfat.com

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

اور ہم نے آپ پر ایسی کتاب کو نازل کیا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے

تبیان القرآن

تفسیر

جلد چہارم

الاعراف ۰ الانفال

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔ ۳۸

ناشر

فرید بک سٹال' ۳۸۔ اردو بازار' لاہور ۲

CamScanner

مسئلہ علم غیب فقہائے احناف کی نظر میں

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے علم غیب پر بحث کرتے ہوئے ملا علی قاری لکھتے ہیں :

پھر تو جان لے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام غیب کی چیزوں کا علم نہیں رکھتے تھے مگر جتنا کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ ان کو علم دے دیتا ہے اور حنفیوں نے تصریح کی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرت ﷺ غیب جانتے ہیں تو وہ کافر ہے کیوں کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا معارضہ کیا کہ "تو کہہ دے کہ جو ہستیاں آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ غیب نہیں جانتی بجز پروردگار کے" ایسا ہی مسائرہ میں ہے۔"(مسائرہ مع المسامرہ ج 2 ص 88 طبع مصر)(شرح فقہ اکبر ص 185 طبع کانپور)

اور ملا علی قاریؒ دوسرے مقام پر اس طرح لکھتے ہیں کہ :

"بہ تحقیق ہمارے علماء احنافؒ نے صراحت کے ساتھ اس شخص کی تکفیر کی ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ آنحضرت ﷺ غیب کا علم رکھتے ہیں کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے کہ "تو کہہ دے کہ آسمانوں اور زمین میں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی غیب نہیں جانتا" مخالف ہے۔امام ابن الہمامؒ نے مسائرہ میں ایسا ہی فرمایا ہے۔(شرح الشفاء ج 4 ص 469)

حضرات فقہائے کرامؒ اسلام کا وہ محتاط طبقہ ہے کہ اگر کسی کلمہ میں کئی احتمالات نکل سکتے ہوں ایک ان میں اسلام کا ہو اور باقی کفر کے ہوں تو اس کے قائل کی تکفیر فقہاء اس لئے نہیں کرتے کہ شاید اس قائل کی مراد ہی وہ پہلو ہو جو اسلام کا پہلو ہے۔لیکن جب حضور ﷺ کی ادنیٰ تنقیص اور گستاخی کا مسئلہ آئے تو کسی قسم کی نرمی اور تساہل سے مطلقاً کام نہیں لیتے۔اگر بالفرض حضور ﷺ کے لئے علم غیب کی نفی کرنے میں آپ ﷺ کی علم مبارک میں تنقیص کا پہلو بھی ہوتا تو فقہاء اتنے صریح الفاظ میں فتاوے نہ دیتے۔

۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

یعنی پھر جاننا چاہیے کہ واجب ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے باری تعالیٰ کی صفات کی نفی کی جائے مثلاً علم غیب اور جہان کے پیدا کرنے کی قدرت وغیرہ اور اس میں کوئی تنقیص نہیں ہے۔"(تفہیمات الٰہیہ جلد 1 صفحہ 24)

CS CamScanner

شان جب کبریا تعالیٰ اور اس کے رسول النبی ﷺ کا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

یارسول اللہ کا وظیفہ

(سوال) ورود وظیفہ ان اشعار ذیل کا اگر کوئی کرے تو کیا حکم ہوگا جائز یا منع اور صغیرہ یا کبیرہ اور شرک کیا ہوگا۔ جیسے ورد یا رسول اللہ انظر حالنا . یارسول اللہ اسمع قالنا اننی فی بحر ھم مغرق . خلیدی سھل لنا اشکالنا. یا یہ شعر قصیدہ بردہ کا ورد کرنا۔ یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ . سواک عند حلول الحادث العمم یا اور وئی شعر یا نثر میں ورد اسماء مخلوق بطور وظیفہ کرنا۔

(جواب) ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی ہے کفر و فسق نہیں کیونکہ وجہ کفر کی غیر کو حاضر و متصرف جاننا ہے اور وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ ہے اور اپنے اوپر تہمت شرک رکھنا ہے اور کراہت تنزیہی یہ کہ فی الجملہ مشابہت استعانت غیر سے ہونے کی تھی کو نیت نہیں جیسا قسم غیر اللہ تعالیٰ کی کو شرک حدیث میں فرمایا اور خود آپ نے ہی بعض اوقات غیر کی قسم کھائی تو اس کو عمداً صغیرہ پر حمل کیا ہے علماء نے اور سہواً معاف و مباح پس اس کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہئے یہ وہ جواب ہے جو بندہ نے شیئاً للہ کے جواب میں لکھا تھا۔ اور آپ کو شبہ ہوا تھا۔ فقط والسلام۔ ان صاحب کو فرمادو کہ ہر دو اسم کو پڑھے جاویں بندہ بھی دعا کرتا ہے اور سورۂ فاتحہ کو درمیان سنت و فرض فجر کے اکتالیس بار پڑھا کریں حق تعالیٰ رحم فرمادے آمین فقط والسلام۔

علم غیب کا قائل ہونا

(سوال) حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو وہ کافر ہے حضرت جی آج کل تو بہت آدمی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا میلاد میں حاضر رہنا حضرت علی کا ہر جگہ موجود ہونا دور کی آواز کا سننا مثل مولوی احمد رضا خان بریلوی کہ جنہوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ نمازی اور عالم بھی ہیں کیا ایسے شخص کافر ہیں ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت دوستی رکھنی کیسی ہے۔

(جواب) جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت سب حرام ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

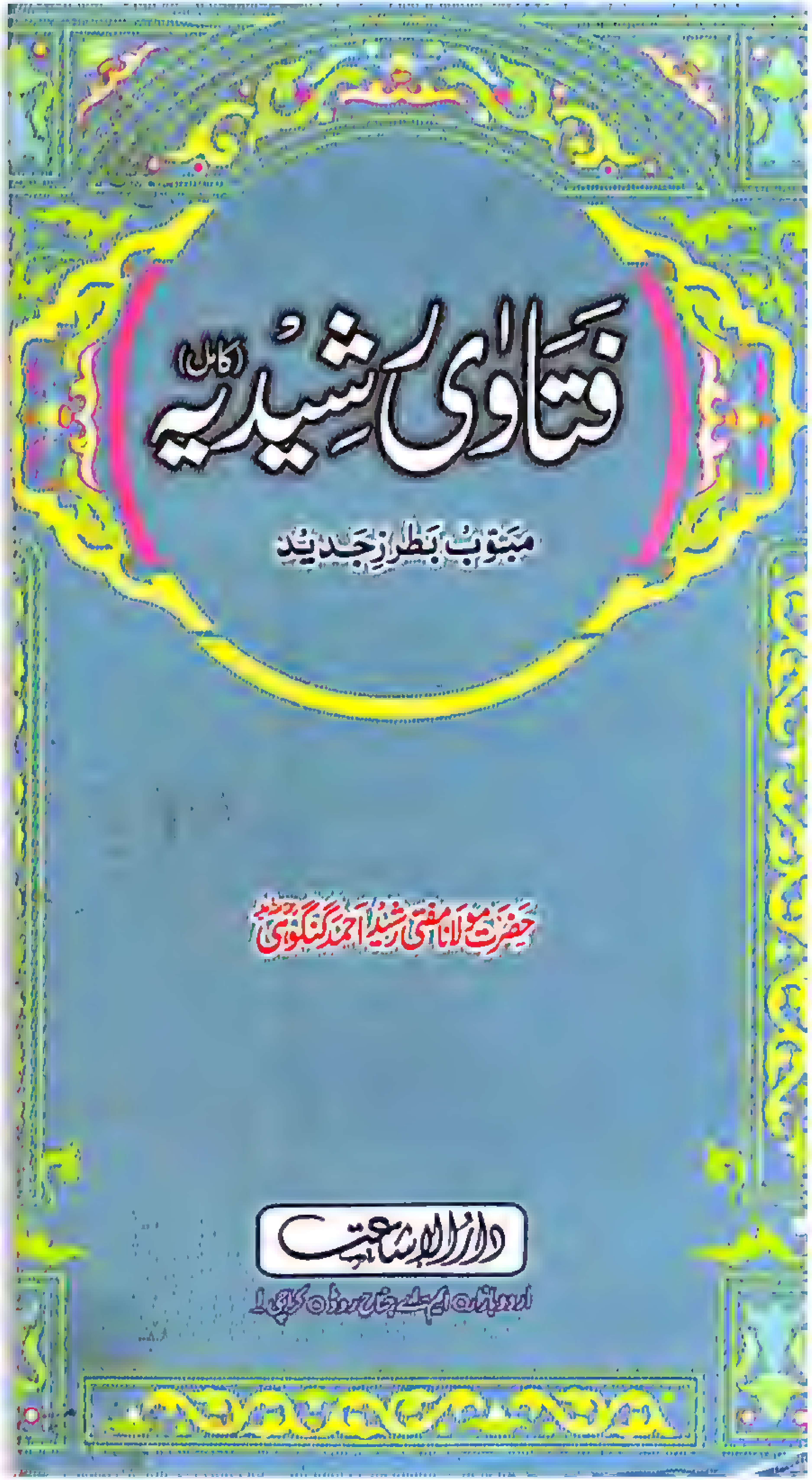

CS CamScanner

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۝
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۝ (قرآن حکیم)

اِعْلَاءُ کَلِمَةِ اللّٰه

فی بیان

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰه

تصنیفِ لطیف

زبدۃ المحققین رئیس العارفین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہٗ

○

بالیماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○

باہتمام

حضرت سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی

○

سوال

مسلّمے کہ فرقیست بیّن وظاہر ما بین اصنام و ارواح کاملہ لیکن اطلاع او شان بر دعوت مستعینان و مستمدان از اناء حمی او انی موجب ثبوت علم غیب است برائے غیر حق سبحانہ وتعالیٰ۔ وھو خلاف ما نطقت بہ النصوص قال اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون وقال ایضاً۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ والآیات فی ھذا کثیرۃ۔

ہم مانتے ہیں کہ اصنام اور ارواح کاملین کے درمیان فرق واضح ہے لیکن ارواح کاملین کو اپنے بلانے والوں کی ندا اور استمداد پر نزدیک اور دور سے اطلاع کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع مان لی جائے تو لازم آئے گا کہ ارواح کاملین کو علم غیب ہو۔ حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ اور اگر غیر حق کے لیے علم غیب مان لیا جائے تو یہ آیات قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرمائیے جو زمین و آسمان میں ہیں غیب نہیں جانتے ہاں خدا جانتا ہے اور مخلوق کو یہ خبر بھی نہیں کہ کب زندہ کیے جائیں گے نیز ارشاد الٰہی ہے۔ خدا ہی کے پاس غیب کی چابیاں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ غیب پر اللہ تعالیٰ کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جسے برگزیدہ فرمائے رسولوں سے۔ اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

جواب

غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ و علم ضروری و علم استدلالی غائب باشد و او مخصوص است بحق سبحانہ وتعالیٰ کما فی النصوص پس کسے کہ دعوے نماید ادرائے خود کافر ست وہمچنیں مصدق آں۔ اما خبر نبی از جہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا نمودن حق سبحانہ وتعالیٰ علم ضروری در وے و از انکشاف حوادث بر حواس او پس نیست داخل در علم غیب۔ قال تعالیٰ لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ فکل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب لیس ھو الا عن اعلام اللہ تعالیٰ فلا ینافی الآیات الدالۃ علیٰ انہ لا یعلم الغیب لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ قال فی المواھب وقد اشتھر وانتشر امرہ بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب حتّٰی ان کان بعضھم یقول لصاحبہ اسکت فواللہ

پہلے غیب کے معنے بتائے جاتے ہیں۔ غیب نام ہے اس چیز کا جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سبحانہ کے ساتھ مختص ہے جو کہ ان آیات میں مذکور ہے لہٰذا اگر اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعوے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری نبی کے اندر پیدا فرما دیتے ہیں یا نبی کی حس پر حوادث کا انکشاف فرما دیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ عالم الغیب الآیۃ پس تمام وہ خبریں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلام اور جتانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اس لیے کہ آپ

CS CamScanner

تنبیہ کرنی مقصود ہے کہ کوئی علمی احاطہ نہیں کر سکتا۔ احاطۂ علمی کی نفی سے مراد ہے ایسے علم کامل کی نفی جو تمام اشیاء کی حقیقت کو محیط ہو۔ علم محیط صرف باری تعالیٰ کی خصوصیت ہے کسی مخصوص چیز کی حقیقت کا کامل علم بطور ندرت ممکن ہے کہ کسی کو ہو جائے لیکن تمام اشیاء کی حقیقت کوئی نہیں جانتا یا علم سے مراد وہ علم غیب ہے جو اللہ کے لئے مخصوص ہے یعنی اللہ کے علم غیب کے کسی حصہ کو کوئی احاطہ کے ساتھ نہیں جانتا۔

اِلَّا بِمَا شَآءَ (ہاں جس چیز کا علم اللہ دینا چاہے) تو اس کو مخلوق کا علم محیط ہوتا ہے اور اسا کم ہے اللہ نے خود ارشاد فرمایا ہے وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ط وَلَا یُحِیْطُوْنَ میں واؤ حالیہ ہے اور یَعْلَمُ کی ضمیر فاعلی ذوالحال ہے۔ یا واؤ عاطفہ ہے دونوں جملوں کا مجموعہ بتا رہا ہے کہ محیط کل اور ہمہ گیر علم ذاتی اللہ کی خصوصیت ہے اور یہ اللہ کی وحدانیت کا ثبوت ہے اس لئے دونوں جملوں کے درمیان حرف عطف کو ذکر کیا۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے) بیضاویؒ نے لکھا ہے یہ محض تمثیل ہے اللہ کی عظمت کی تصویر کشی مقصود ہے ورنہ واقع میں نہ اللہ کی کرسی ہے اور نہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کرسی سے مراد علم ہے مجاہد کا بھی یہی قول ہے صحیفۂ علمی کو کراسۃ اسی وجہ سے کہتے ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ کرسی سے مراد حکومت اور اقتدار ہے موروثی حکومت کو عرب کرس کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر کرسی کا معنی علم یا اقتدار قرار دیا جائے تو آیت لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ کے بعد جملہ مذکورہ کا ذکر بے سود ہوگا (کیونکہ آیت مذکورہ کا ابتدائی حصہ اللہ کے اقتدار پر اور آخری حصہ اللہ کے کمالِ علمی پر دلالت کر رہا ہے)۔

محدّثین کا مشہور قول یہ ہے کہ کرسی ایک جسم ہے (جس میں لمبائی، چوڑائی اور موٹائی ہے) بغویؒ کا بیان ہے کہ کرسی (کے مصداق) میں علماء کا اختلاف ہے حسنؒ کا قول ہے کہ کرسی ہی عرش ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کرسی عرش کے سامنے قائم ہے اور آیت وَسِعَ الخ کا مطلب یہ ہے کہ کرسی کی وسعت زمین اور آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔

ابن مردویہ رحمۃ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کرسی کے مقابلہ میں ایسی ہیں جیسے کسی بیابان میں کوئی چھلا پڑا ہو اور کرسی سے عرش کی بڑائی (بھی) ایسی ہے جیسے چھلے سے بیابان کی بڑائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے کہ کرسی کے اندر ساتوں آسمان ایسے ہیں جیسے کسی ڈھال میں سات درہم ڈال دیئے جائیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور مقاتل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کرسی کے ہر پایہ کا طول ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے برابر ہے کرسی عرش کے سامنے ہے کرسی کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں ہر فرشتے کے چار منہ ہیں ان فرشتوں کے قدم ساتویں نچلی زمین کے نیچے پتھر پر ہیں یہ مسافت پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے ایک فرشتہ کی شکل ابوالبشر یعنی حضرت آدمؑ کی طرح ہے جو سال بھر تک آدمیوں کے لئے رزق کی دعا کرتا رہتا ہے۔ دوسرے فرشتہ کی صورت چوپایوں کے سردار یعنی بیل کی طرح ہے۔ چوپایوں کے لئے سال بھر رزق مانگتا رہتا ہے لیکن جب سے گوسالہ کی پوجا کی گئی اس وقت سے اس کے چہرہ پر کچھ خراشیں ہو گئی ہیں تیسرے فرشتہ کی صورت درندوں کے سردار شیر کی طرح ہے جو سال بھر درندوں کے لئے رزق کا طالب رہتا ہے چوتھے فرشتہ کی صورت پرندوں کے سردار یعنی گدھ کی طرح ہے جو پرندوں کے لئے سال بھر رزق کا سوال کرتا رہتا ہے۔

تفسیر مظہری

جلد دوم

بقیہ سورۂ بقرہ سے سورۂ نساء
پارہ ۳ تا پارہ ۴

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ

تشریحی ترجمہ مع ضروری اضافات

مولانا سید عبد الدائم الجلالی
رفیق ندوۃ المصنفین

ناشر

دار الاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ ——— فون ۲۱۳۷۶۸

CamScanner

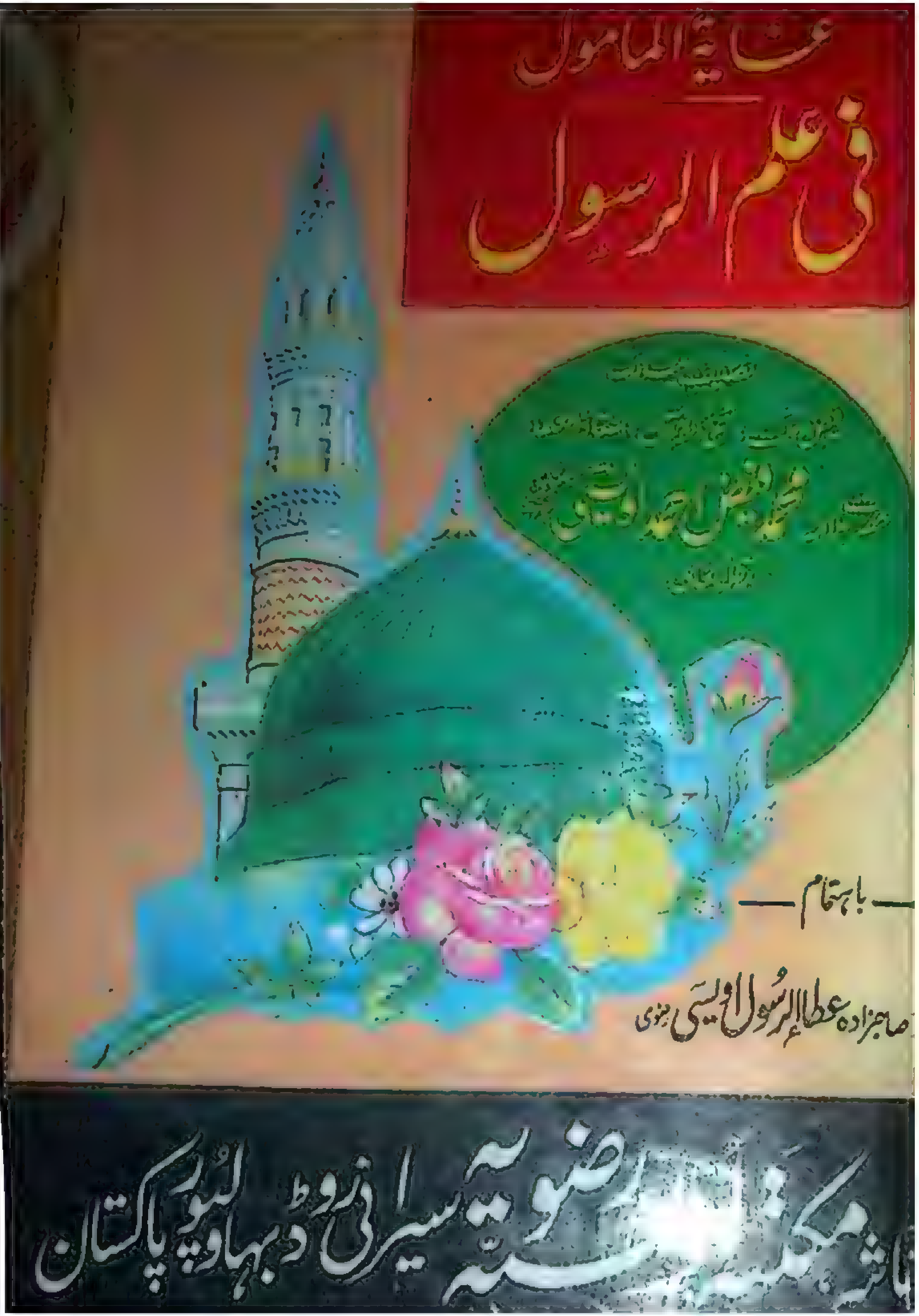

وحی غیب ہے

جو وحی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کی گئی ہے اس کو قرآن کریم نے بھی غیب کہا ہے: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (پ۳ سورہ آل عمران) "اے محبوب! یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔"

فائدہ

اللہ تعالیٰ نے غیب کا تعین فرما کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عالم غیب کا لفظ نہیں استعمال کرنا چاہیے آج تک کسی عالم یا مفسر نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے عالم غیب کا استعمال نہیں کیا اس لئے کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے لہٰذا یہ صفت مخلوق پر استعمال کرنے سے شرک فی الاسماء ہوگا اسی لئے حضور علیہ السلام کے لئے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے۔

مسلمانوں سے اپیل

غیبی باتوں کا جاننا ایک کمال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں بہت سے افراد و اشیاء کو عطا فرمایا۔ فقیر نے چند شواہد قائم کئے اور قاعدہ ہے کہ ہر کمال جسے ملا ہے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ملا ہے ورنہ مخالفین اتنا تو مانتے ہیں کہ ہر صاحب کمال سے آپ کا مرتبہ اول ہے کیونکہ ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی لئے لازماً ماننا چاہیئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ کی نعمت سے نوازا ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں

نبی ہونے کے لئے علم غیب ضروری ماننے والے راسخ ایمان (ایمان میں پختہ) نہیں ہیں

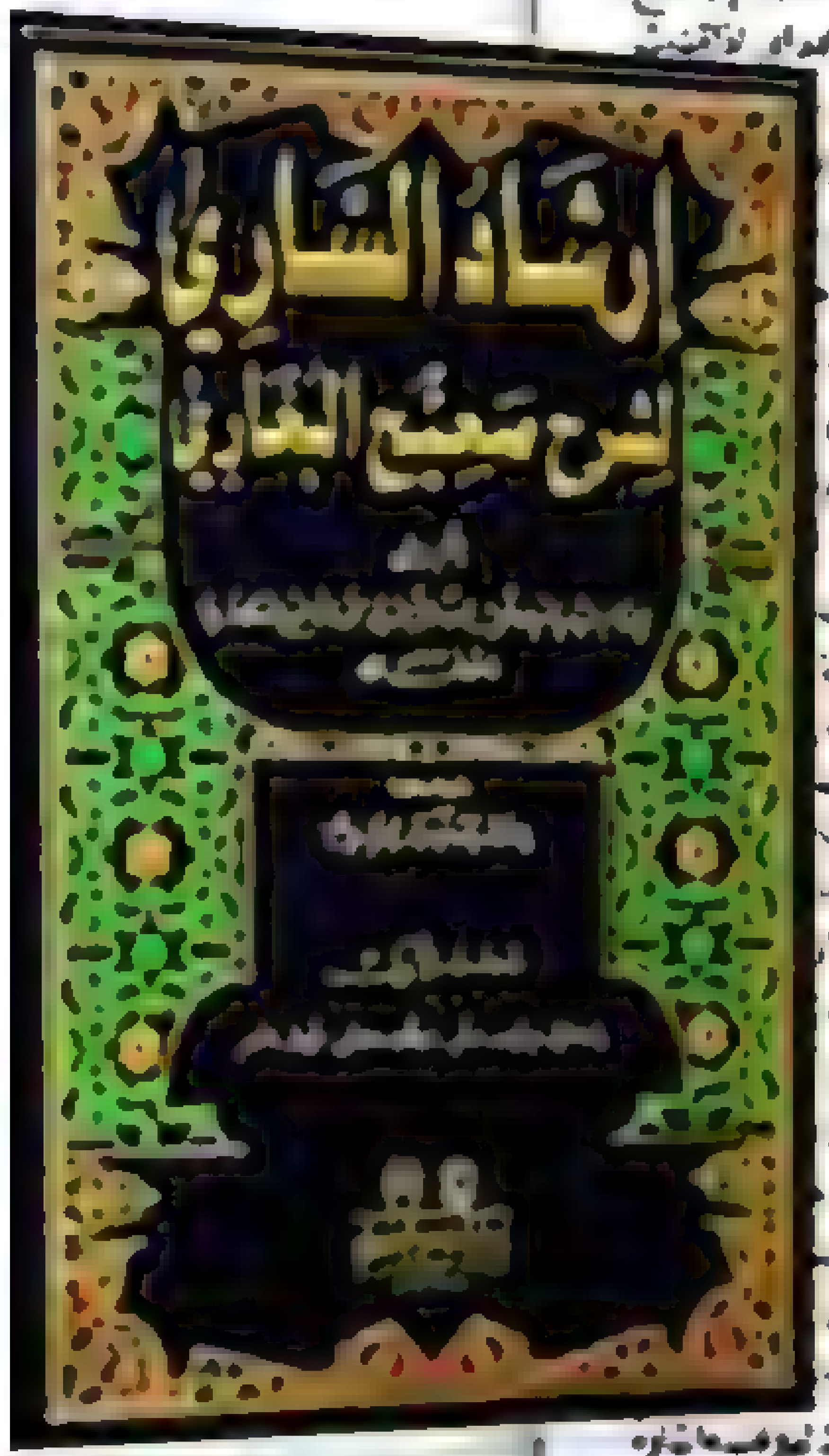

علامہ قسطلانیؒ فرماتے لکھتے ہیں کہ:

بعض وہ لوگ جو راسخ الایمان نہ تھے ایسا خیال کرتے تھے۔ یہاں تک ان کا خیال تھا کہ نبوت کی صحت اس کو مستلزم ہے کہ نبی تمام غیوب پر مطلع ہو۔

(ارشاد الساری ج10 ص453)

https://www.facebook.com/RazaKhaniFitna

CamScanner

انت بمسمع من في القبور ۔ سوتے کون ہیں اجسام قبور میں کون ہیں ۔ وہی اجسام تو پھر اجسام ہی کے سننے سے انکار ہوا اور وہ یقیناً حق ہے (پھر فرمایا) خود ام المومنین کا طرز عمل سماع موتی کو ثابت کر رہا ہے ۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ میرے حجرہ میں دفن ہوئے ۔ میں بغیر چادر اوڑھے ہوئے بے حجابانہ حاضر ہوتی اور کہتی انما هو زوجی میرے شوہر ہی تو ہیں پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی انما هو زوجی و ابی میرے شوہر اور باپ ہی تو ہیں پھر جب عمر دفن ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے ۔ حیاء من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ عمر کی شرم سے ۔ تو اگر ارواح کا سمع و بصر نہ مانتیں تو پھر حیا عمر کے کیا معنی ۔

(پھر فرمایا) تین باتوں میں ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان تینوں میں غلط فہمی ایک[1] تو یہی سماع موتے کہ وہ سماع عرفی کا جسموں کے واسطے انکار فرماتی ہیں اور اس کو غلط فہمی سے ارواح کے سماع حقیقی پر محمول کیا جاتا ہے ۔

دوسرے[2] معراج جسدی کے بارہ میں انکار مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہے ما فقدت جسد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جسد اقدس میرے پاس سے کہیں نہیں گیا ۔ حالانکہ آپ معراج منامی کے بارہ میں فرما رہی ہیں جو مدینہ منورہ میں ہوئی اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی اس وقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ ہوئی تھیں اسے اس پر محمول کرنا سراسر غلط فہمی ہے ۔

تیسرے[3] علم ما فی الغد کے بارہ میں ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا وہ جھوٹا ہے ۔ اس سے مطلق علم کا انکار نکالنا محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے ۔ خصوصاً جب کہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے ۔

---

[1] سماع موتی میں حضرت عائشہ کس سماع کا انکار فرماتی ہیں ۔
[2] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس معراج سے انکار فرماتی ہیں ۔
[3] علم ما فی الغد کے بارے میں حضرت عائشہ کس علم کا انکار فرماتی ہیں ۔

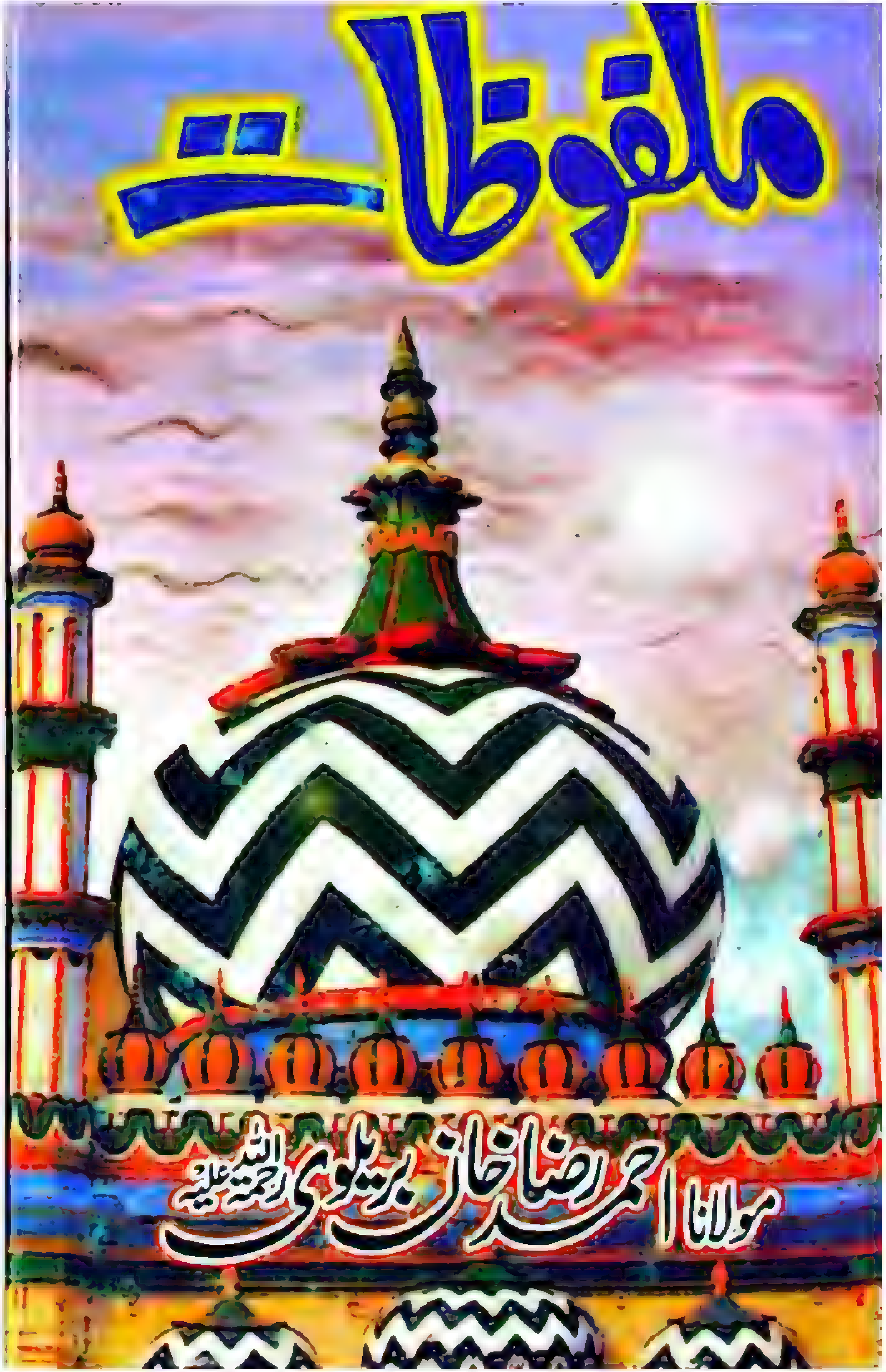

[illegible]

الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ

[illegible]

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ

[illegible]

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ

[illegible]

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

[illegible]

مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ

[illegible]

جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَ

[illegible]

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

[illegible]

هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ

[illegible]

لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن

[illegible]

سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ

[illegible]

الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ

[illegible]

[illegible]

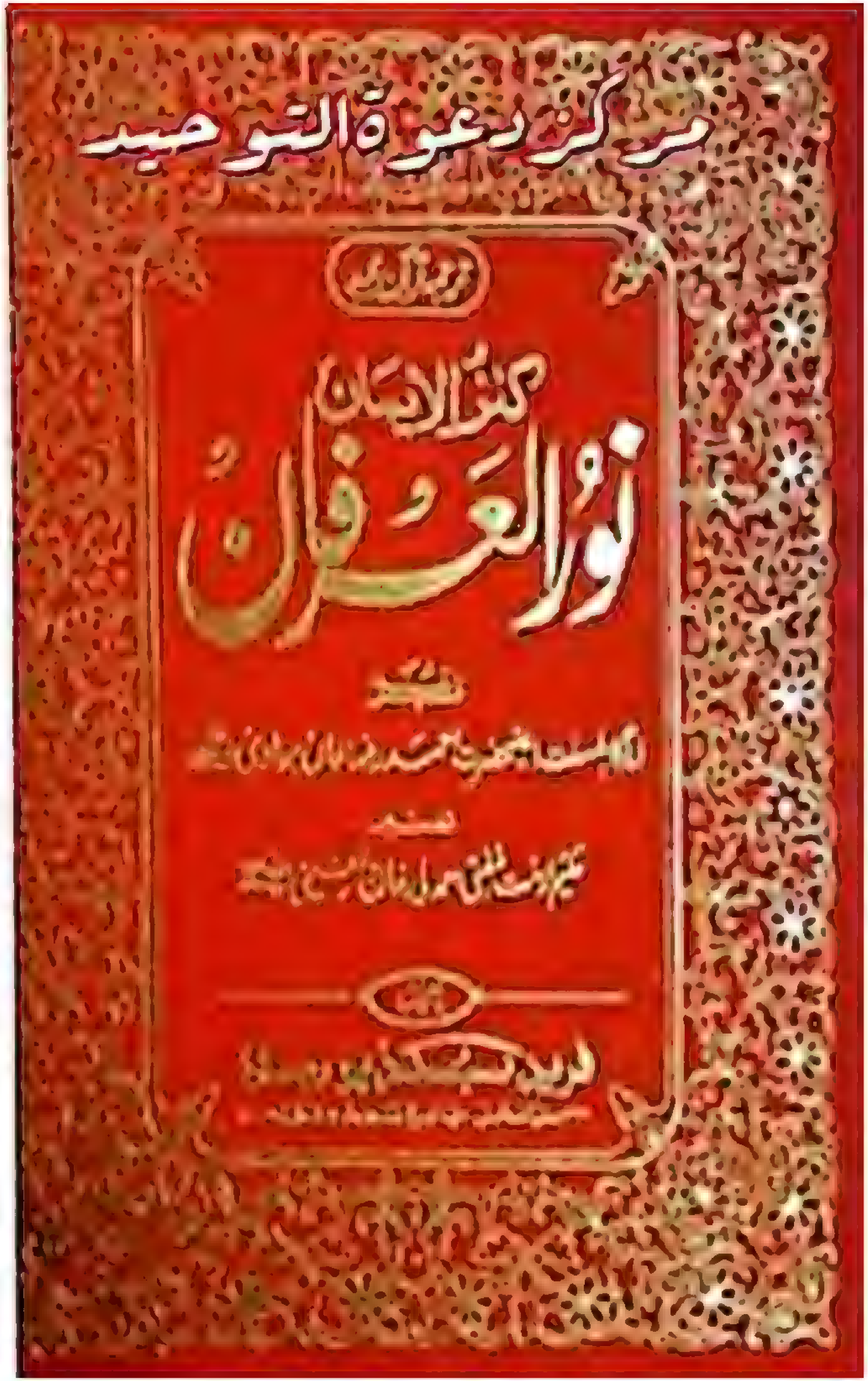

احمد رضا خان صاحب کا عقیدہ (علم غیب)

جو حضرآت عطائی علم غیب (یعنی کلی علم غیب) کا عقیدہ رکھ کر بحث کرتے ھیں۔

پہلے وہ اپنے عقدے کی وضاحت کریں یا اپنے کسی عالم سے رجوع کریں۔

پیارے بھائیو! مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو
اپنے علم غیب سے بعض علم غیب عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وما ھو علی الغیب بضنین (سورۃ التکویر آیت ۲۴)

ترجمہ "اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں فرماتے"۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بعض علم غیب کے جاننے میں اللہ عزوجل کے
محتاج ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بعض علم غیب اللہ عزوجل کے علم کے برابر
ہرگز ہرگز نہیں بلکہ یہ "بعض علم غیب" اللہ عزوجل کے علم کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں
جتنا کہ کروڑوں سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ ہاں! اللہ عزوجل کے بعد حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ہے اور مخلوقات میں شیطان و ملک
الموت بھی شامل ہیں لہذا حضور ﷺ ان سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ یہاں تک کہ
تمام مخلوق کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے سمندروں کے مقابلے
میں ایک قطرہ۔

احمد رضا خان صاحب نے جو لکھا اس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارا بھی یہ ہی عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کا علم اللہ کے علم کے آگے قطرہ ہے۔ جو حضرآت کہتے ہیں کہ ہر بات کا علم تھا تو وہ اپنے ایمان کی فکر کریں کہیں وہ شرک نہ کر بیٹھیں قرآن اور متواتر حدیث سے ثابت ہے کہ آپ کو اتنا علم ملا اتنا کسی کو نہ ملا۔ پر یہ کہنا کہ ہر بات کا علم مل گیا مناسب نہیں۔

علم غیب خاصہ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو علم مختص ہے وہ علم غیب ہے

(تفسیر مظہری، ج 1 ص 358)

www.FaceBook.com/Razakhanifitna

CamScanner

علی المغیبات کی امتیازی شرط کیساتھ اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اِنَّ الْاِطِّلَاعَ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُغِیْبَاتِ لَا یَجِبُ لِلنَّبِیِّ اِتِّفَاقًا وَالْبَعْضِ لَا یَخْتَصُّ بِهٖ"

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مغیبات پر اطلاع نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونا اس لئے غلط ہے کہ نبی کیلئے جمیع مغیبات پر مطلع ہونے کا عدم وجوب ہمارے اور تمہارے مابین متفقہ مسئلہ ہے اور بعض پر اطلاع نبی کے ساتھ خاص نہیں ہے تو پھر اطلاع علی المغیبات کا نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونے کا مطلب ہی کیا رہا۔

(المواقف' صفحہ ۳۳۷' مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ)

مواقف کی اس عبارت کو نظر انصاف سے دیکھنے والا کوئی شخص بھی اس کا پس منظر علم غیب کے مفہوم لغوی اور مفہوم شرعی کا امتیاز قرار دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ علم غیب بمعنی جمیع مغیبات کو جاننا نبی کیلئے واجب نہ ہونے کا فلسفہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کیلئے واجب اور اس کی صفت مختصہ ہے، جمیع مغیبات کو عدم تناہی اور ازلیت وابدیت اور احاطہ لازم ہونے کی بناء پر نبی کیلئے ممکن ہی نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو یہی چیز علم غیب کا شرعی مفہوم ہے۔

جس کو امام المتکلمین عضد الملت والدین نے نبی کیلئے غیر ضروری قرار دیا جبکہ اس کے مقابلہ میں بعض مغیبات پر مطلع ہونے کو نبی کے ماسوا اور خلائق کیلئے بھی ممکن تسلیم کر رہے ہیں تو وہ علم غیب کے لغوی مفہوم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کی شرح میں میر السید السند نے بھی ان دونوں حصوں کی ایسی تشریح کی ہے جس سے بعض مغیبات پر مطلع ہونے کا تعلق

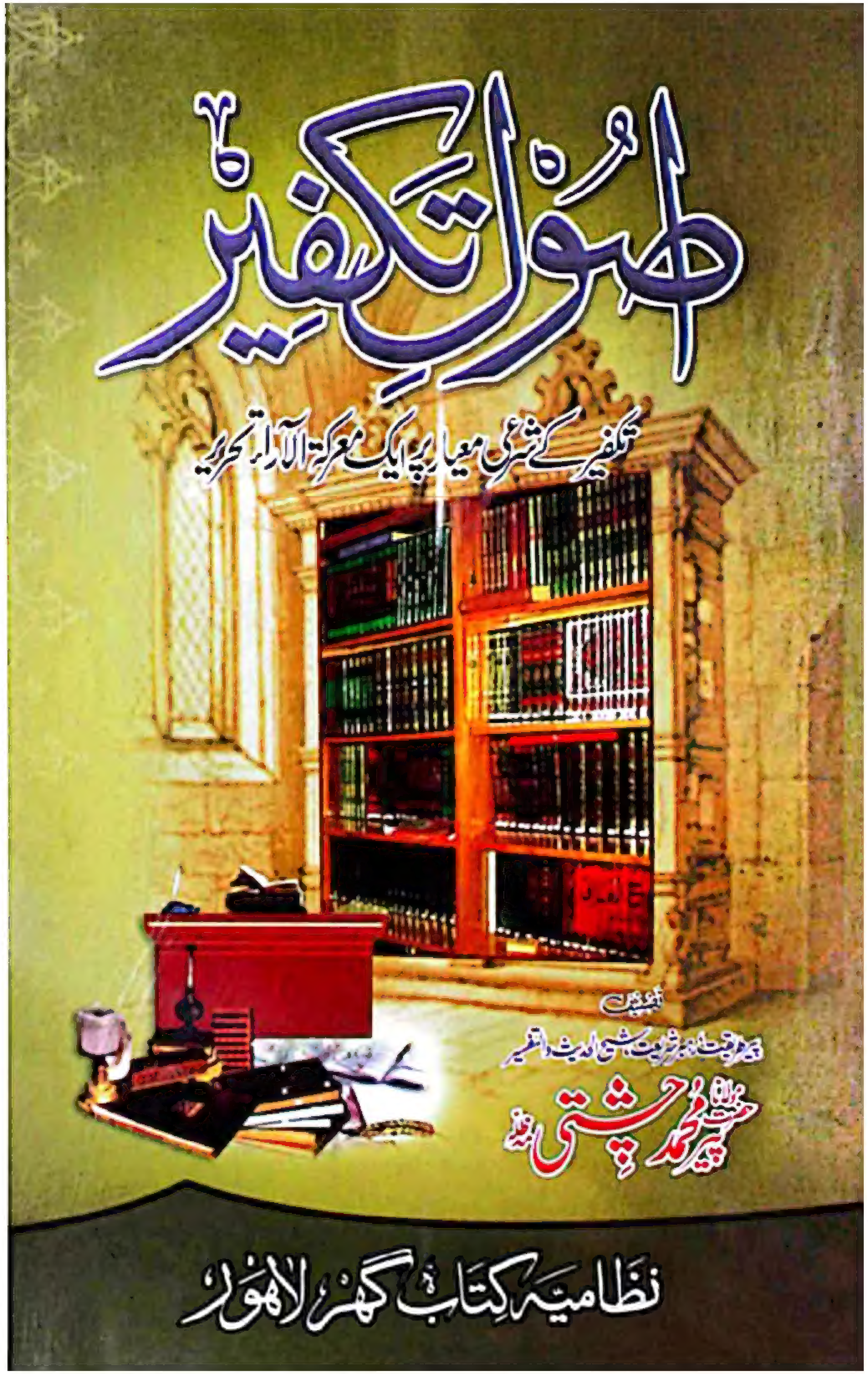

CS CamScanner

جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خان محفوظ ہیں۔

۷۸۶
۹۲

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل
مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اول)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ
جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہائیت محققانہ مدلل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مصنفہ
حضرت حکیم الامت مولانا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باهتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفےٰ میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

تفسیر المودج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ وَلَا اَطْلَعَ عَلَيْهِ مَخْلُوْقٌ

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا ہو۔

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی کی ہے، اس آیت کے کچھ آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِهِ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ لَا اِسْتِقْلَالًا۔

آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنی ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوتے نہ کہ بالاستقلال۔

امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰيٰتِ صَرَّحَ بِهِ النَّوَوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کو کوئی نہیں جانتا

شرح شفاء خفاجی میں ہے هٰذَا لَا يُنَافِي الْاٰيٰتِ الدَّالَّةَ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ النَّفْيَ عِلْمُهُ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اِطْلَاعُهُ عَلَيْهِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ فَاَمْرٌ مُتَحَقِّقٌ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

سوال

سلمنا کہ فرقیست بین وظاہر مابین اصنام وارواح کاملہ لکن اطلاع اوشان بر دعوت مستعینان و مستمدان انا فانا ہمی ادانی موجب ثبوت علم غیب است برائے غیرحق سبحانہ وتعالےٰ۔ وھو خلاف مانطقت بہ النصوص قال اللہ تعالیٰ قل لایعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ ومایشعرون ایان یبعثون وقال ایضاً۔ وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الا ھو۔ والآیات فی ھذا کثیرۃ۔

ہم مانتے ہیں کہ اصنام اور ارواح کاملین کے درمیان فرق واضح ہے لیکن ارواح کاملین کو اپنے بلانے والوں کی ندا اور استمداد پر نزدیک اور دور سے اطلاع کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی اطلاع مان لی جائے تو لازم آتا ہے کہ ارواح کاملین کو علم غیب ہو۔ حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ اور اگر غیر حق کے لیے علم غیب مان لیا جائے تو یہ آیاتِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فرما دیجئے جو زمین و آسمان میں ہیں غیب نہیں جانتے ہاں خدا جانتا ہے اور مخلوق کو یہ خبر بھی نہیں کہ کب زندہ کیے جائیں گے نیز ارشاد الٰہی ہے۔ خدا ہی کے پاس ہیں غیب کی چابیاں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اپنے غیب پر اللہ تعالیٰ کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جسے برگزیدہ فرمائے رسولوں سے۔ اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

جواب

غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ و علم ضروری و علم استدلالی غائب باشد و او مخصوص است بحق سبحانہ وتعالیٰ کمافی النصوص پس کسے کہ دعوےٰ نماید و ابرائے خود کا فراست و ہمچنیں مصدق آں۔ اما خبریکہ بجہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا نمودن حق سبحانہ وتعالیٰ علم ضروری در وے از انکشاف حوادث بر حواس او پس نیست داخل در علم غیب۔ قال تعالیٰ لایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ فکل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب لیس ھو الا عن اعلام اللہ تعالیٰ فلامنافی الآیات الدالۃ علی انہ لایعلم الغیب لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ قال فی المواھب وقد اشتھر و انتشر امرہ بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب حتی ان کان بعضھم یقول لصاحبہ اسکت فواللہ

پہلے غیب کے معنے بتائے جاتے ہیں۔ غیب نام ہے اس چیز کا جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سبحانہ کے ساتھ مختص ہے جو کہ ان آیات میں مراد ہے پس اگر اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعوے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری نبی کے اندر پیدا فرما دیتے ہیں یا نبی کی حس پر حوادث کا انکشاف فرما دیتے ہیں اور یہ علم غیب میں داخل نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ عالم الغیب الآیۃ پس تمام وہ خبریں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلام اور جتلانے سے بتائی ہیں ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اس لیے کہ آپ

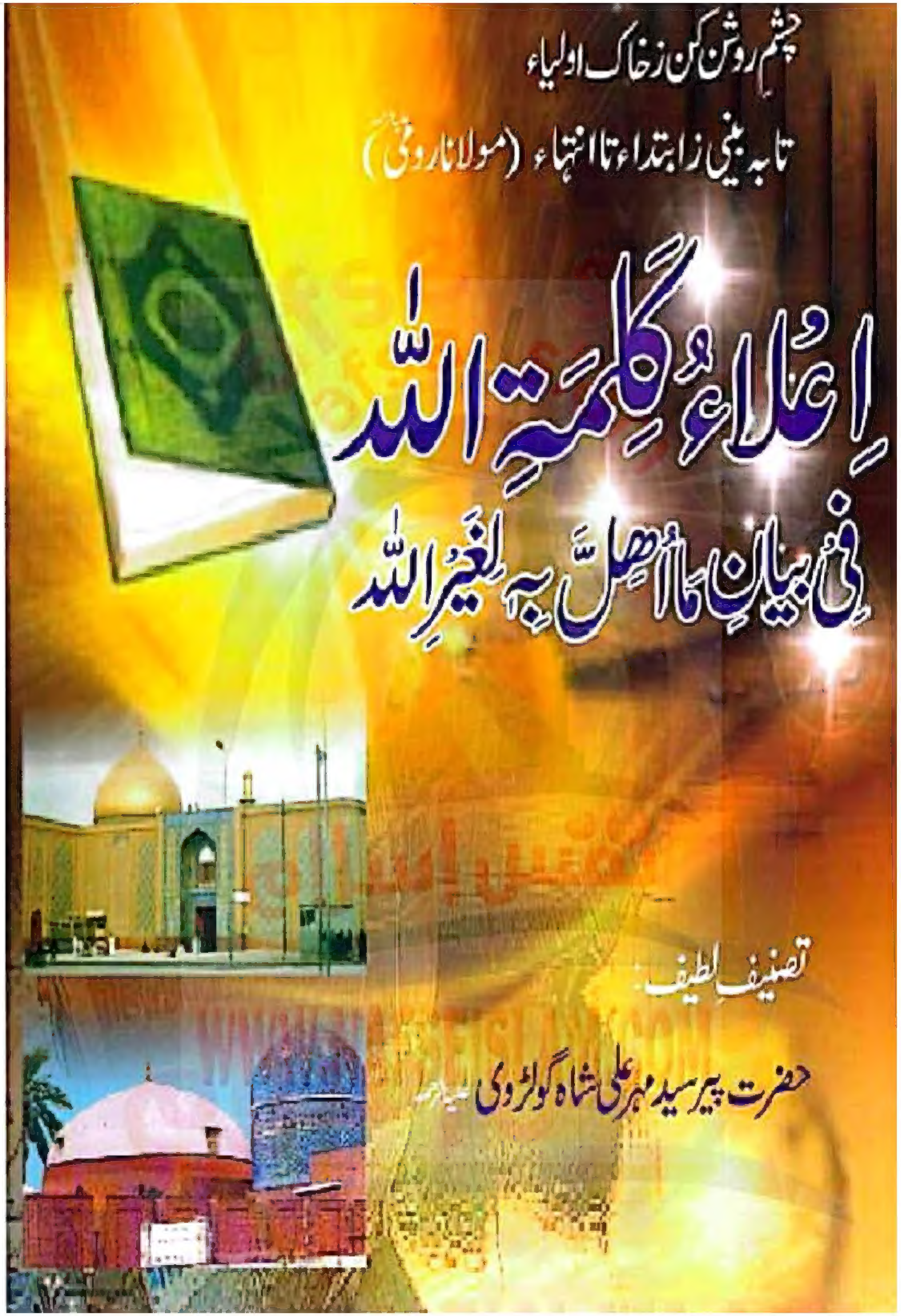

CamScanner